

خصوصی سیکشن: معاشی نمو اور ترقی میں تجارتی تنظیموں کا کردار

—پاکستان میں حرکیات کا تجزیہ

معاشی نمو اور ترقی کے لیے سرکاری و نجی اشتراک (پی پی ڈی) اہم ہے، اس اشتراک میں نجی شعبے کی اجتماعی نمائندگی کے پیش نظر تجارتی تنظیموں (Trade Organisations) کا کردار اہم ہے۔ کاروباری اصلاحات کا ایک لازمی عنصر شواہد پر مبنی پالیسی فعالیت ہے۔ اس کے علاوہ، تجارتی تنظیمیں اپنے ارکان کو مارکیٹ کی تکمیلی خدمات بھی فراہم کرتی ہیں جن سے حاصل ہونے والی آمدنی تجارتی تنظیموں کو مالی طور پر مستحکم بننے میں مدد دیتی ہے۔ پاکستان میں تجارتی تنظیمیں مذکورہ بالا وجوہات کے ساتھ قائم کی گئیں، اور اسی کے مطابق سرکاری شعبے کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔ اس خصوصی سیکشن میں تجارتی تنظیموں کی بین الاقوامی بہترین روایات پر روشنی ڈالی گئی ہے، بعد ازاں سرکاری و نجی اشتراک کے نقطہ نظر سے پاکستان میں تجارتی تنظیموں کی صورت حال، اور ان کی طرف سے اپنے ارکان کو پیش کردہ خدمات کا ایک جائزہ لیا گیا ہے۔ جزوی طور پر ایک سروے کی بنیاد پر، کلیدی مشاہدات یہ ہیں کہ اگرچہ تجارتی تنظیمیں محدود انتظامات کے ذریعے سرکاری و نجی اشتراک میں مصروف ہیں، ثبوت پر مبنی فعالیت کے حوالے سے دیکھا جائے تو ان کی شراکت محدود ہے اور اپنے ارکان کے لیے ان کی خدمات کی حدود جامع نہیں ہیں۔ آخراً، خصوصی سیکشن میں وسیع پالیسی تجاویز پیش کی گئی ہیں اور اس حوالے سے غور و خوض کے لیے کچھ نکات اٹھائے گئے ہیں کہ تجارتی تنظیمیں پاکستان کی اقتصادی نمو اور ترقی میں اپنا حصہ کس طرح بڑھا سکتی ہیں۔

خ.1.1 تعارف

ہے، مستقبل کی راہوں پر اتفاق رائے پیدا ہوا ہے، اور مصنوعات، مارکیٹوں، اور جدید حکمت عملیوں میں مسابقتی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ معروف عالمی مرکزی بینک (central banks) بھی زری پالیسی کے مختلف پہلوؤں پر تجارتی تنظیموں کے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں۔²

حکومتوں کے لیے نجی شعبے کے ساتھ تعاون ضروری ہے کیونکہ نجی شعبے کو مارکیٹ کے اشاروں تک بہتر رسائی حاصل ہوتی ہے جن میں نفع یابی، کاروباری دورانیے، کاروباری پراسیس، عالمی مسابقت، مواقع اور چیلنجوں کی راہیں وغیرہ

اقتصادی نمو اور ترقیاتی تبدیلی کے لیے سرکاری اور نجی شعبوں کے درمیان اسٹریٹجک تعاون کی ضرورت ہوتی ہے، جس میں چیئر ز آف کامرس اور کاروباری انجمنیں (business associations)، یعنی تجارتی تنظیمیں، اجتماعی اقدام کے ذریعے ایک تعمیری کردار ادا کرتی ہیں۔¹ ابھرتی ہوئی معیشتوں، جیسے کہ 1980ء کی دہائی کے بعد والے مشرقی ایشیا، نیز ترقی یافتہ معیشتوں پر تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ سرکاری نجی اشتراک (public-private dialogue) سے موثر اقتصادی اور شعبہ جاتی پالیسیوں کی تشکیل میں مدد ملی ہے، پیداواری صلاحیت میں بہتری آئی

¹ پاکستان ٹریڈ آرگنائزیشن ایکٹ 2013ء کے تحت چیئر ز اور ایسوسی ایشنز کو تجارتی تنظیمیں کہا جاتا ہے، جبکہ علمی کتابوں میں اکثر انہیں بزنس ممبر شپ آرگنائزیشن کہا جاتا ہے۔ اس خصوصی سیکشن میں عالمی اور مقامی چیئر ز اور ایسوسی ایشنز کو تجارتی تنظیمیں کہا گیا ہے۔

² E. Fernandez-Arias, C. Sabel, E. H. Stein, and A. Trejos (2016). *Two to Tango: Public-Private Collaboration for Productive Development Policies*. Washington, DC: Inter-American Development Bank; R. Doner and B.R. Schneider (2000). "Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than Others." Business and Politics, Vol. 2, No. 3; D. Rodrik (2004). *Industrial Policy for 21st Century*, Special Publication for UNIDO. Cambridge, MA: Harvard University; Devlin R. (2014). *Towards Good Governance of Public Private Alliance Councils Supporting Industrial Policies in Latin America*, Inter-American Development Bank technical Note No. IDB-TN-615; and Comick J. (2013). *The Organization of Public-Private Cooperation for Productive Development Policies*. IDB Working Paper Series, IDB-WP-437. Respective websites of central banks of Canada, Australia, New Zealand, and the US.

ہوتے ہیں۔ دوسری طرف ایک باضابطہ ادارہ جاتی فریم ورک کے ذریعے نجی شعبے کے ساتھ مل کر کام کرنے سے یہ خطرات کم ہو جاتے ہیں۔

شامل ہیں۔ دوسری طرف سرکاری شعبے سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اصلاحات کی ضرورت کا اندازہ لگانے کا مناسب علم رکھتا ہو، اور مناسب پالیسی اقدام کی تشکیل کرتا ہو، کیونکہ بہت سی معلومات انفرادی فرموں کے پاس ہوتی ہیں۔³

سرکاری نجی اشتراک کے لیے درست ادارہ جاتی طریقہ کار یہ ہے کہ ایسی تجارتی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کیا جائے جو اچھی نمائندگی رکھتی ہوں، خوب منظم ہوں اور فعال بھی ہوں، بجائے اس کے کہ چند انفرادی کاروباری اداروں کے ساتھ کھل کر یا خفیہ اشتراک کیا جائے۔ سرکاری نجی اشتراک کے ادارہ جاتی طریقے کے دیگر پہلو یہ ہیں کہ اس اشتراک میں مناسب سرکاری اکتشاف کے ساتھ شفافیت رکھی جائے، اور ایسا طریقہ کار اپنایا جائے جس میں تجارتی تنظیموں کی پالیسی پیردکاری (advocacy) میں بھی ثبوت کو اسی طرح بنیادی حیثیت حاصل ہو، جیسا کہ سرکاری شعبے کی پالیسی سازی میں ہوتی ہے۔ ان پہلوؤں سے تعلیمی ادارے، مسابقتی تجارتی تنظیمیں، اور دیگر متعلقہ فریق اس پورے عمل کی نگرانی اور پڑتال کر سکیں گے۔^{6، 7}

سرکاری شعبے کو اقتصادی، صنعتی اور کاروباری پالیسیوں کی تشکیل، نفاذ، رد عمل جانے، اور نئے سرے سے تشکیل کا مقصد پورا کرنے کے لیے بار بار نجی شعبے کو اپنے ساتھ ملانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ نجی شعبے کے ارکان مارکیٹ کے رجحانات اور اپنی ترجیحات کے بارے میں اپنی معلومات ظاہر کرتے ہیں، جسے سرکاری شعبہ توثیق کے بعد پالیسی کے دورانیے میں شامل کرتا ہے۔ چنانچہ سرکاری و نجی شعبے کے موثر اور باقاعدہ اشتراک سے پالیسی کی غیر یقینی کیفیت کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ تاہم، معمول کے تحت معلومات کا تبادلہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ایک ایسا باضابطہ طریقہ کار موجود ہو جہاں سرکاری اور نجی شعبے ایک دوسرے کے قریب ہوں۔⁴

اس کی روشنی میں تجارتی تنظیموں کا کردار بہت اہم ہو جاتا ہے، بشرطیکہ وہ اپنے متعلقہ حلقوں کے مفادات کی مناسب نمائندگی کرتی ہوں، مفت خوری کے مسئلے (free rider problem) سے بچنے کے لیے ان کی شرکت کافی ہو، اور سرکاری

نجی شعبے کے ساتھ اشتراک کرنے سے سرکاری شعبے کو مخصوص مفاد پرست عناصر سے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں جو ناجائز منافع خوری کے موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تاہم، یہ خطرات باضابطہ سرکاری نجی اشتراک کے بغیر بھی مخفی طور پر موجود

³ E. Fernandez-Arias, C. Sabel, E. H. Stein, A. Trejos (2016). *Two to Tango: Public-Private Collaboration for Productive Development Policies*. Washington, DC: Inter-American Development Bank Washington, DC: Inter-American Development Bank; D. Rodrik (2004).

Industrial Policy for 21st Century, Special Publication for UNIDO. Cambridge, MA.: Harvard University.

⁴ R. Hausmann, and D. Rodrik (2006). *Doomed to Choose: Industrial Policy as Predicament*. Paper prepared for Blue Sky seminar organized by the Center for International Development at Harvard University. Cambridge, MA: Harvard University. K. Sen and D. W. Te Velde (2009).

“State Business Relations and Economic Growth in Sub-Saharan Africa.” *The Journal of Development Studies*, 45:8, 1267-1283.

⁵ A. Sinha (2005). “Understanding the Rise and Transformation of Business Collective Action in India” *Business and Politics*: Vol. 7: Iss. 2,

Article 2.

⁶ R. Doner and B.R. Schneider (2000). “Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than

Others.” *Business and Politics*, Vol. 2, No. 3.

⁷ اقتصادی اور کاروباری پالیسی کا جوہر ہمیشہ نتیجے میں نہیں ملتا بلکہ یہ عمل ہوتا ہے کیونکہ اس سے پالیسی کو قانونی حیثیت حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، غلط ادارہ جاتی ماحول میں بہترین پالیسی نافذ کی جائے تو یہ طویل مدت میں خاصی کم مفید ہوگی۔ اس کے مقابلے میں درست ادارہ جاتی ماحول میں دوسری بہترین پالیسی طویل مدت میں کافی مفید رہنے کا امکان ہے۔ ڈی روڈرک (2004)۔ 21 ویں صدی کے لیے صنعتی پالیسی، یو این ڈی او کے لیے خصوصی اشاعت۔ کیمبرج، ایم اے: ہارورڈ یونیورسٹی۔

وزارت نے ٹیکسٹائل سے تعلق رکھنے والی تجارتی تنظیموں سے پالیسی کے لیے کچھ تجاویز مانگی تھیں تاکہ کووڈ 19 کی ابتدائی لہروں کے دوران ٹیکسٹائل کی مسابقتی حیثیت کو بہتر بنایا جائے۔ اس کے علاوہ ایف بی آر نے محاصل کے امور پر تجارتی تنظیموں سے مشاورت کی۔ منصوبہ بندی کمیشن بھی یہ سفارش کرتا ہے کہ تجارتی تنظیموں کے اشتراک سے ایس ایم ایز کے لیے قرضے کے پروگراموں تک رسائی پر عمل درآمد کیا جائے۔¹¹

اسی طرح، تجارتی تنظیموں کی قیادت بھی متعدد سرکاری اداروں کے بورڈز میں بر بنائے عہدہ شامل ہے، جیسے پنجاب بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ، اور خصوصی اقتصادی زونز کے لیے بورڈ برائے منظور میں، جبکہ بین الاقوامی ڈونر ادارے بھی وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو دیے جانے والے اپنے ٹیکنیکل سیکٹرل پالیسی تعاون کے

نجی اشتراک میں موثر حصہ لینے کے لیے وہ مالی لحاظ سے مستحکم ہوں۔⁸ چنانچہ تجارتی تنظیموں کی ادارہ جاتی استعداد کے لیے ایک لازمی شرط یہ ہے کہ اس کے ارکان، سرکاری نجی اشتراک، اور کامیاب پالیسی سازی کے مابین موثر تعاون موجود ہو۔⁹

تجارتی تنظیمیں سرکاری نجی اشتراک اور سرکاری و نجی شراکت کے دیگر پہلوؤں مثلاً تجارتی میلوں کے اہتمام یا تجارتی لابیٹ کی خدمات کے حصول کے علاوہ متعدد خدمات بھی اپنے ارکان کو پیش کرتی ہیں۔ ان خدمات میں نئی منڈیوں کی تلاش، لیبر کی تربیت، جدت طرازی کی حوصلہ افزائی، ثالثی کی فراہمی، معیار بندی (standardization) کو یقینی بنانا۔ اور برآمدات، کارگزاری اور پیداواریت کو بہتر بنانے والی، یا کاروباری ماحول میں بہتری لانے والی دیگر اجتماعی سرگرمیاں شامل ہیں۔ تجارتی تنظیموں کو سرکاری نجی اشتراک کی سرگرمیوں سے آمدنی حاصل نہیں ہوتی تاہم مذکورہ خدمات سے انہیں مالی طور پر مستحکم ہونے کا موقع ملتا ہے۔¹⁰

پاکستان میں بھی تجارتی تنظیموں کو سرکاری شعبے نے مختلف طریقوں سے اپنے ساتھ ملایا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر وزارت تجارت نے اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک 2018ء تا 2023ء کی تدوین کے لیے بعض تجارتی تنظیموں سے مشاورت کی۔ اسی

⁸ R. Hausmann, and D. Rodrik (2006). *Doomed to Choose: Industrial Policy as Predicament*. Paper prepared for Blue Sky seminar organized by the Center for International Development at Harvard University. Cambridge, MA: Harvard University.

⁹ E. Fernandez-Arias, C. Sabel, E. H. Stein, and A. Trejos (2016). *Two to Tango: Public-Private Collaboration for Productive Development Policies*. Washington, DC: Inter-American Development Bank; R. Doner and B.R. Schneider (2000). "Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than Others" *Business and Politics*, Vol. 2, No. 3; K. Sen (2015). "State-Business Relations", Topic Guide. Birmingham, UK: GSDRC, University of Birmingham

¹⁰ OECD (2018). "How can Private Sector Organisations Contribute to Economic Resilience in Fragile and Conflict-Affected Contexts in The Middle East and North Africa?". Background note for the MENA-OECD Economic Resilience Task Force. Paris: OECD; R. Doner and B.R. Schneider (2000). "Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than Others."

Business and Politics, Vol. 2, No. 3; M. Boleat (1996). "Trade Association Strategy & Management", Association of British Insurers. USAID (2018). "Pakistan Quarterly Trade Bulletin", Fourth Quarter Review FY 18 & STPF Issue Volume 1, Issue 2. Washington D.C.:

¹¹ USAID. A. Khaver, et al (2021). "Using stakeholder dialogues for strengthening evidence use to inform government decision-making during COVID-19", SEDI Learning Brief 4. Strengthening Evidence Use for Development Impact, Oxford. London: UKaid. S.A.H. Shah (2018).

"Framework for SME Sector Development in Pakistan", Planning Commission of Pakistan. MoC. Strategic Trade Policy Framework 2015-2018. Islamabad: MoC. FBR press release, dated April 9, 2012 (www.fbr.gov.pk/pr/chairman-fbr-holds-meetings-with-oicci)

یہ ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

پالیسی اصلاحات کے تجزیے اور پیروکاری کے لیے ابتدا میں بنائی گئی کمیٹیاں غیر فعال ہیں، اور ان آرگنائزیشنز کی قیادت میں اتفاق رائے کا فقدان ہے۔¹⁵ یہ جاننے کے لیے کہ ان امور کی موجودہ حالت اب کیا ہے، مطالعے ناپید ہیں، نہ ہی ایسی کیس اسٹڈیز موجود ہیں جو تجارتی تنظیموں کے روایتی کردار کے تحت پاکستان میں صف اول کی ان آرگنائزیشنز کے کردار پر روشنی ڈال سکیں۔^{16، 17}

سلسلے میں تجارتی تنظیموں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔¹² اسٹیٹ بینک کی بینکنگ سروسز کارپوریشن نے متعدد تجارتی تنظیموں کے ساتھ شراکت میں ایک نئے طریقہ کار کے تحت کام کا آغاز کیا ہے جس میں آگاہی کے سیشنز کے علاوہ کاروباری اداروں اور ان کے ملازمین کو سہولت دی جائے گی کہ وہ مختلف رعایتی قرضہ اسکیموں کے تحت قرضے کے لیے درخواستیں دیں۔¹³

چنانچہ ایسے مطالعوں کی عدم موجودگی کے باعث یہ خصوصی سیکشن ملک کے بڑے شہروں، اور ایشیا سازی اور خدمات کے کلیدی شعبوں میں، خصوصاً ٹیکسٹائل میں تجارتی تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ انٹرویو (Semi-structured interviews) کی مدد سے تیار کیا گیا ہے (ضمیمہ اول)۔ ان گفتگو کے لیے مواد ایک سروے سے تیار کیا گیا تھا جس کے سوالات اس طرح ترتیب دیے گئے تھے کہ تجارتی تنظیموں کے ادارہ جاتی امور، ان کی پیش کردہ خدمات، اور سرکاری نجی اشتراک کے طریقہ کار پر مشاہدات جمع کیے جاسکیں (ضمیمہ دوم)۔ چنانچہ متعلقہ فریقوں سے گفتگو سے حاصل شدہ جوابات سے کلیدی نتائج اخذ کیے گئے۔

ان حقائق کی روشنی میں، اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ حکومت سرکاری نجی اشتراک کو بہتر بنانا چاہتی ہے،¹⁴ اس خصوصی سیکشن کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں تجارتی تنظیموں کی صورت حال کا تجزیہ کیا جائے، کہ آیا وہ سرکاری نجی اشتراک میں اور اس اشتراک کے دیگر پہلوؤں کے ساتھ موثر طریقے سے شمولیت کی استعداد رکھتی ہیں یا نہیں، اور یہ کہ وہ اپنے ارکان کو کس نوعیت کی خدمات پیش کرتی ہیں۔

ایک مطالعہ جو 2010ء میں ہوا تھا یہ ثابت کرتا ہے کہ پاکستان میں تجارتی تنظیموں کی ادارہ جاتی استعداد کمزور ہے اور ان کے عملے کی تجزیاتی صلاحیت ناقص ہے،

¹² USAID (2013). "Pakistan Non-Agricultural Value Chain Assessment", Asia and the Middle East Economic Growth Best Practices Project. Washington D.C.: USAID; USAID (2018). "Pakistan Regional Economic Integration Activity (PREIA)", Monthly Progress Report, April 2018. Washington D.C.: USAID; World Bank (2017). "Boosting Pakistan's Export Competitiveness: Private Sector Perspectives", Proceedings from Round Table Meetings held in Islamabad, Peshawar, Karachi and Lahore September - November 2017. Washington D.C. World Bank

¹³ اسٹیٹ بینک اور ملتان چیمبر نے ایک دوروزہ ایس ایم ای میلہ ملتان میں منعقد کیا (اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتا رہی ہے کہ 26 جنوری 2022ء، جو اس لنک پر دستیاب ہے، اور جسے 19 مئی 2022ء کو دیکھا گیا (www.sbp.org.pk/press/2022/Pr-26-Jan-2022.pdf)

¹⁴ K. Ahmed, V. Ahmed, M. Arshad, S.A. Javed, A. Jillani, A. Khan, A.A. Khaver, U. Nadeem, A. Pellini, Q. Shah, L. Shaxon, A.Q. Suleri, and A. Zaidi (2021). "The Role Of Evidence In Policymaking In Pakistan: A Political Economy Analysis Report", Strengthening Evidence Use for Development Impact. London: UKaid

¹⁵ A. Salman (2010). *Trade Bodies in Pakistan: Trends, Challenges and Opportunities*. A Diagnostic Study by Centre for International Private Enterprise (CIPE). Karachi: CIPE Pakistan

¹⁶ مثال کے طور پر، لاہور چیمبر ٹاٹھی کی خدمات فراہم کرتا ہے، کراچی چیمبر "مائی کراچی" کے نام سے بزنس ٹوریزنس ایونٹ کا انعقاد کرتا ہے، اور سیالکوٹ چیمبر نے اپنے ارکان کی مدد سے ڈرائی پورٹ اور ایک ہوائی اڈے کے قیام کی کامیابی سے قیادت کی ہے۔ تاہم، ان سرگرمیوں کے اثرات کا تجزیہ شائع شدہ تحقیق کی شکل میں موجود نہیں ہے، اور نہ ہی ایسی کوششوں کی کیس اسٹڈیز موجود ہیں۔

¹⁷ تجارتی تنظیموں کے تعاون کی منفرد نوعیت کے پیش نظر تنگی مطالعات اور اثرات کے تجزیے کی کیس اسٹڈیز اہم ہیں، کیونکہ یہ تعاون طویل عرصے کے دوران ظاہر ہوتا ہے جو اکثر اہم پیش رفت کے درمیان پرسکون وقتوں کے دوران مدد اور غائب ہو جاتا ہے۔ یہ کامیابیاں پالیسی کی پیروکاری کے ذریعے حاصل کردہ قانون سازی ہو سکتی ہیں، یا نجی منڈیاں تلاش کی گئی ہوں یا تجارتی تنظیموں کی مالی اعانت سے کی گئی تحقیق کے ذریعے کسی ایجاد کو پیش پیش کیا گیا ہو۔

جدول نمبر 1.1		
مختلف تجارتی تنظیموں کی جانب سے پیش کردہ زمرہ بندی، خصوصیات اور خدمات		
تجارتی تنظیمیں		
<p>• غیر نفع بخش تنظیمیں</p> <p>• اپنے ارکان کے فیصلوں سے جمہوری طریقے سے رہنمائی لینے والی</p> <p>• سرگرمیوں کے اخراجات رکنیت کی فیسوں، خدمات کے معاوضے، رضاکارانہ گرانٹس، اور سرکاری ذرائع سے پورے کرنے والی</p>		
<p>مشترک خصوصیات</p> <p>• مخصوص صنعتوں پر توجہ مرکوز، حجم میں یکسانیت</p> <p>• رکنیت یا سرگرمیوں کا ملتا جلتا ڈھانچہ</p> <p>• مساوی مفادات اور ملنے جلتے مسائل اور ضروریات</p>	<p>پیش کردہ خدمات</p> <p>• ثالثی</p> <p>• صنعت کے معیارات کا تعین</p> <p>• ثبوت پر مبنی پالیسی پیروکاری</p> <p>• کوالٹی کا درجہ بڑھانا، تربیت اور مشاورت</p> <p>• تجارت کا فروغ، تجارتی میلے</p> <p>• رابطہ سازی</p> <p>• مارکیٹنگ ریسرچ میں سہولت دینا</p>	<p>اقسام</p> <p>• تجارتی یا صنعتی تنظیمیں</p> <p>• چھوٹے پیمانے کی انٹرپرائز ایسوسی ایشنز</p> <p>• خواتین کی تنظیمیں</p> <p>• مالکان کی تنظیمیں</p> <p>• دو ملکی تنظیمیں</p>
<p>مشترک خصوصیات</p> <p>• ایک مخصوص جغرافیائی خطے کے کاروباری مفادات کی نمائندگی</p> <p>• رکنیت یا سرگرمیوں کا ملتا جلتا ڈھانچہ</p> <p>• حکومت کی طرف سے سونپے گئے فرائض کی ادائیگی</p>	<p>پیش کردہ خدمات</p> <p>• حکومت کی طرف سے سونپے گئے فرائض</p> <p>• ثالثی کے لیے عدالتیں</p> <p>• بنیادی معلومات کی خدمات</p> <p>• پالیسی ریسرچ اور سروے</p> <p>• رابطہ سازی</p> <p>• مقامی اقتصادی ترقی</p>	<p>اقسام</p> <p>• علاقائی چیئرمین</p> <p>• بین الاقوامی چیئرمین</p> <p>• کثیر طرفہ چیئرمین</p> <p>• شہری چیئرمین</p> <p>• ملکی چیئرمین</p>

ماخذ: عالمی بینک (2005ء)۔ "Building the Capacity of Business Membership Organizations, Guiding Principles for Project Managers"، اشاعت دوم

میں مدد ملتی ہے۔ یہ مشاہدہ ٹیکسٹائل شعبے میں بھی نمایاں ہے جس پر سیکشن نمبر 1.4 میں بحث کی گئی ہے۔ آخری سیکشن نمبر 1.5 میں حرکیات کو بہتر بنانے کی سفارشات دی گئی ہیں اور سوچ بچار کے لیے پالیسی سوالات اٹھائے گئے ہیں تاکہ پاکستان میں تجارتی تنظیموں کو مستحکم بنایا جائے۔

1.2 تجارتی تنظیموں کی خصوصیات اور معاشی اثرات کی مثالیں

تجارتی تنظیموں کو غیر نفع بخش اور جمہوری طریقے سے چلائے جانے والے ادارے کہا جاسکتا ہے جن کی تشکیل اور مالی انتظام کاروباری شخصیات اور کمپنیاں کرتی ہیں اور

خصوصی سیکشن کی ترتیب یہ ہے۔ سیکشن نمبر 1.2 تجارتی تنظیموں کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالتا ہے اور مثالوں سے یہ بتاتا ہے کہ تجارتی تنظیمیں معاشی نمو اور ترقی میں کس طرح کردار ادا کرتی ہیں۔ سیکشن نمبر 1.3 پاکستان میں تجارتی تنظیموں کی مختصر تاریخ اور ساخت بیان کرتا ہے۔ اس میں ملکی تجارتی تنظیموں کی صورت حال پر بھی بحث کی گئی ہے جس کا بنیادی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پاکستان میں تجارتی تنظیموں کی ادارہ جاتی استعداد سرکاری نجی اشتراک میں شمولیت کے اعتبار سے کمزور ہے۔ نیز، بعض مستثنیات کو چھوڑ کر، وہ وسائل کو مجتمع کرتی ہیں یا خدمات پیش کرتی ہیں جس سے برآمدات، سرمایہ کاری، پیداوار، اور کاروباری ماحول کو بہتر کرنے

منڈی میں معاونت کی خدمات کے ذریعے تجارتی تنظیمیں تمام فرموں کو ایشیائے عامہ، مستحکم ملکیتی حقوق، موثر سرکاری انتظام، اور انفراسٹرکچر کی فراہمی یقینی بناتی ہیں۔ اسے بذریعہ سرکاری نجی اشتراک ثبوت پر مبنی پالیسی پیروکاری، اصلاحات کے عمل میں شرکت کر کے، اور سرکاری اداروں کے ساتھ اشتراک کی دیگر اقسام سے حاصل کیا جاتا ہے۔

اس کا مقصد اپنے ارکان کے کاروباری مفادات کو فروغ دینا اور ان کے ساتھ معاونت کرنا ہوتا ہے۔ اگرچہ تجارتی تنظیموں کے اہداف، مقاصد اور وظائف مختلف ہوتے ہیں تاہم انہیں دو بڑے زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: کاروباری تنظیمیں، اور ایوان ہائے تجارت (chambers of commerce)۔

منڈی کی تکمیلی خدمات سے تجارتی تنظیمیں منڈی کے فائدے کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہیں جس کے لیے وہ رکن فرموں کے درمیان روابط کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں تاکہ معاشی اصلاحات لانے میں مدد دی جائے، کسی ویلیو چین میں باہم منحصر (interdependent) پیداوار اور سرمایہ کاری کے فیصلوں کو منضبط کیا جائے، اطلاعات کی لاگت کو کم کیا جائے، صنعت کے معیارات طے کیے جائیں، اور معیار کو بہتر بنانے کو فروغ دیا جائے۔

کاروباری تنظیمیں ایک جیسی صنعت والے کاروباری اداروں اور یکساں حجم والی فرموں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ تنظیموں کے مقاصد کی بنیاد پر ان کی صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر تجارتی / صنعتی تنظیمیں تجارتی یا صنعتی شعبے کے مفادات کی نمائندگی کرتی ہیں اور وہ پالیسی کی پیروکاری، معیار کا درجہ بڑھانے، مصنوعات کی معیار بندی وغیرہ میں فعال طور پر حصہ لیتی ہیں۔ اسی طرح چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں (ایس ایم ای) کی تنظیمیں قرضوں، مشاورت، تربیت اور / یا گروپ مارکیٹنگ کے طریقوں تک رسائی میں ان اداروں کی مدد کرتی ہیں۔¹⁸

تجارتی تنظیمیں کسی سروس فرم کی طرح بھی کام کرتی ہیں تاکہ انفراسٹرکچر کے، اور رکن کمپنیوں کی جانب سے لی جانے والی مختلف خدمات کے اخراجات کم کیے جائیں۔ یہ خوبی خاص طور پر اس وقت مفید ثابت ہوتی ہے جب رکن فرمیں انفرادی طور پر اتنی بڑی نہ ہوں کہ خود اپنا انفراسٹرکچر بنا سکیں یا خدمات خود خرید سکیں۔ باکس 1.1 میں ان وظائف کو مختصراً بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ مختلف ملکوں میں تجارتی تنظیموں نے یہ سرگرمیاں انجام دے کر اقتصادی ترقی کے عمل میں کس طرح مدد دی ہے۔

ایوان ہائے تجارت اپنی نوعیت کے اعتبار سے زیادہ جامع ہوتے ہیں اور متنوع شعبہ جاتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے کاروباری اداروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان ایوانوں کا مقصد زیادہ وسیع ہوتا ہے جیسے سازگار کاروباری ماحول کو فروغ دینے کے لیے مختلف بین الشعبہ چیلنجوں پر تحقیق اور پیروکاری، ہم آہنگ سرمایہ کاروں کی تلاش، بیرونی تجارت، تاشا اور مشاورت (جدول 1.1)۔

دو شرائط سے تجارتی تنظیموں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے: (الف) ریاست کا نظم و ضبط، اور (ب) پابندیاں ہٹانا اور منڈیوں میں مسابقت کا بڑھنا، یا کوئی دلچسپ پہنچنا جیسے تحفظ پسنڈی (protectionism) کا خاتمہ ہونا۔ اول الذکر قانون سازی اور بیوروکریسی کی استعداد پر منحصر ہے، جبکہ مؤخر الذکر سے تجارتی تنظیموں کو مہیز ملتی ہے کہ وہ منڈی کو اپنی معاونت دینے کی اور منڈی کی تکمیل کرنے کی

ممالک ترقی پذیر ہوں یا ترقی یافتہ تجارتی تنظیموں کے یہ دونوں زمرے ان کی اقتصادی نمو اور ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے وہ جو مختلف اقدامات کرتی ہیں انہیں سرگرمیوں کے دو وسیع مجموعوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (الف) منڈی میں معاونت کی خدمات، اور (ب) منڈی کی تکمیلی (complementing) خدمات۔¹⁹

¹⁸ D. McCormick, Winnie Mitullah and M. Kinyanjui (2003). *How to Collaborate: Associations and Other Community Based Organisations among Kenyan Micro and Small-Scale Enterprises*. Occasional Paper 70, Institute for Development Studies, Nairobi: Institute for

Development Studies, University of Nairobi

¹⁹ R. Doner and B.R. Schneider (2000). "Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than Others." *Business and Politics*, Vol. 2, No. 3.

1980ء کے عشرے میں اقتصادی آزاد روی سے پہلے تجارتی تنظیمیں غیر فعال تھیں، تاہم اس کے بعد نانچیریا کے ایشیا سازوں کی تنظیم اور کانو کا ایوان تجارت فعال ہو گیا، معیشت کی کیفیت کا جائزہ لینے اور پالیسی اصلاحات کی پیروی کے لیے تحقیقی دفاتر قائم کیے گئے، جیسے اینٹی ڈپننگ پر تحقیق، انہوں نے اپنی ادارہ جاتی استعداد میں اضافہ کیا، اور اپنی کوششوں کو دستاویزی صورت دینے کے لیے اضافی رقوم بھی جمع کیں۔²⁰

خدمات میں اضافہ کریں۔ مثال کے طور پر کاروباری آزاد روی کے بعد میکسیکو کے جو تاسازوں کی تنظیموں نے پینانٹوں کو یکساں بنانے پر سپلائرز کے ساتھ اشتراک کیا کیونکہ اس خامی کی بنا پر اس صنعت کی نمو کے امکانات متاثر ہو رہے تھے۔ اسی طرح لندن کی مارکیٹ سے مسابقت کے لیے نیوزی لینڈ کے منقسم بروکروں نے ایک وول بروکرز ایسوسی ایشن بنائی تاکہ نیلای کا طریقہ کار معیاری بنایا جائے اور بیہ، گودام، آن بورڈنگ وغیرہ جیسے مسائل کو حل کیا جائے۔ اسی طرح نانچیریا میں

بکس 1.1: تجارتی تنظیموں کی جانب سے مارکیٹ کی معاون اور مارکیٹ کی تکمیلی خدمات

اقتصادی نمو اور ترقی اور تجارتی تنظیموں کی جانب سے مارکیٹ کی معاون اور مارکیٹ کی تکمیلی خدمات کے مابین علّت اور معلول کا رابطہ ثابت کرنا ایک ہمت آزمایا ہے کیونکہ معاشی اصلاح یا نمو کے مختصر ادوار کے وقت ان تنظیموں کی خدمات کی موجودگی اور ترقی ہونا سببیت (causality) کا کافی ثبوت نہیں ہے۔ الف تاہم ذیل کی مثالوں میں ایسے چند طریقے اور ذرائع بتائے گئے ہیں کہ تجارتی تنظیمیں کس طرح اقتصادی نمو اور ترقی میں اپنا حصہ ادا کرتی ہیں۔

ملک اور کاروبار کے مؤثر تعلقات: اقتصادی ترقی کے عمل کا معاون یہ ایک اہم کردار ہے جس کا تعلق سرکاری پالیسی کے مختلف پہلوؤں سے ہے خواہ وہ تجارت اور صنعتی ترقی ہو یا محصول کاری اور سرکاری اخراجات۔ Sen اور Velde (2009) نے صحرائے اعظم کے ذیلی 19 افریقی ملکوں میں ملک اور کاروبار کے مؤثر تعلقات کے اقتصادی نمو پر مثبت اثرات کو دستاویزی صورت دیتے ہوئے اس کے اہم اسباب یہ بتائے ہیں: ہمہ گیر کاروباری تنظیمیں اور باضابطہ سرکاری دہی اشتراک قائم کرنے سے ادارہ جاتی بہتر تعلقات۔^ب

ایک مثال کویت کی ہے جہاں کے چیئرمین آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے سرکاری اور نجی شعبے کے مابین اختلافات دور کرنے میں مدد دی۔ چیئرمین نے کویت عراق جنگ کے بعد قرضوں کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے کویت کے مرکزی بینک کے ساتھ مل کر کمرشل بینکوں کے لیے ایک منصوبہ بنایا اور اس پر عمل درآمد کرایا۔ نیل آؤٹ پیکیج کے بعد چیئرمین نے غیر فعال قرضوں پر بحث کا آغاز کیا اور حکام پر دباؤ ڈالا کہ مالی اصلاحات کریں۔ کویت نے بالآخر 1995ء میں قانون سازی کی جس سے قرضوں کے بحران پر قابو پایا گیا، مالی اصلاحات ہوئیں اور نجکاری کا عمل ہوا۔^ج

صنعتی پالیسیوں پر عمل درآمد: جنوبی کوریا میں 1960ء اور 1970ء کے دوران جو صنعت کاری ہوئی وہ حکومت کی طرف سے اہداف (جیسے برآمداتی اہداف) کے حصول میں تجارتی تنظیموں کو پالیسی کے نفاذ میں مددگار کے طور پر ساتھ ملانے کی ایک عمدہ مثال ہے جس میں کوریا چیئرمین آف کامرس اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) نے کلیدی کردار ادا کیا۔ اس وقت کے سی سی آئی حکومت اور کاروباری اداروں کے مابین وساطت کا فریضہ انجام دے رہا ہے، جس میں وہ ثبوت پر مبنی پیروی کی رہنمائی کرتا ہے، جیسے اقتصادی تخصیص انجام دینا، کاروباری اداروں کی صورت حال اور آرا پر سروے کا انعقاد، اور اہم سرکاری پلیٹ فارموں میں شرکت کر کے کاروباری شعبے کی نمائندگی کرنا۔ چیئرمین اصلاحات کے لیے روڈ میپ بھی بناتا ہے اور حکومت اور قومی اسمبلی کو سفارشات بھی پیش کرتا ہے۔ کے سی سی آئی اور قومی مسابقت پر صدر اتنی کونسل نے 2008ء میں ایک ڈی ریگولیٹری مشن کہ ٹاسک فورس بنائی جس کا کام میدان میں آکر کاروبار کے حوالے سے مسائل تلاش کرنا اور متعلقہ سرکاری حکام کی مشاورت سے ان کا حل تحریری صورت میں پیش کرنا تھا۔^د

²⁰ R. Doner and B.R. Schneider (2000). "Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than Others." Business and Politics, Vol. 2, No. 3. S. Ville (2007). "Rent seeking or market strengthening? Industry Associations in New Zealand Wool Broking", University of Wollongong. A. Olukoshi (1996). "Economic crisis, structural adjustment and the coping strategies of manufacturers in Kano, Nigeria," United Nations Research Institute for Social Research. DP77. J Lucas (1994). "The State, Civil Society and Regional Elites: A Study of Three Associations in Kano, Nigeria". African Affairs Vol. 93, No. 370 (January., 1994), pp. 21-38

ثالثی: تجارتی تنظیمیں کاروباری تنازعات کا تصفیہ عدالت سے باہر ہی کرنے کی خدمات بھی روایتی طور پر پیش کرتی ہیں جس میں وہ صلح صفائی اور ثالثی کراتی ہیں۔ ثالثی تنازعات حل کرنے کا نسبتاً سستا طریقہ ہے اور اس میں زیادہ وقت بھی ضائع نہیں ہوتا۔ فریقین خصوصی مہارت اور تکنیکی معلومات کے حامل ثالثوں کو اپنی طرف سے مقرر کرتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں بہت سے چیئرمین تنازعات کا ملکی اور ساتھ ساتھ بین الاقوامی فریقوں کے لیے بھی ثالثی کی خدمات پیش کرتے ہیں۔ ان میں فیڈریشن آف انڈین چیئرمین آف کامرس اینڈ انڈسٹری، بنگلہ دیش چیئرمین آف کامرس، چیئرمین آف کامرس اینڈ انڈسٹری آف رومانیہ، اوسلو چیئرمین آف کامرس، چیئرمین آف کامرس آف میلان، اور کئی دیگر شامل ہیں۔^۹

آسٹریا کے فیڈرل انٹرنیشنل چیئرمین آف کامرس اینڈ انڈسٹری آف رومانیہ، اوسلو چیئرمین آف کامرس، چیئرمین آف کامرس آف میلان، اور کئی دیگر شامل ہیں۔^۹

حقوق املاکِ دانش کی فراہمی: حقوق املاکِ دانش کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر تجارتی تنظیمیں، بالخصوص چیئرمین آف کامرس ان حقوق کے بارے میں اپنے ارکان کو معاون خدمات کی فراہمی میں پہلے سے زیادہ فعال ہو چکے ہیں۔ بہت سے ملکوں مثلاً جرمنی، ارجنٹینا، آسٹریا، فن لینڈ، فرانس، آئرلینڈ، بھارت، روس، اور متحدہ عرب امارات میں تجارتی تنظیمیں اپنے ارکان کو حقوق املاکِ دانش کی سہولتیں دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایف آئی سی آئی نے ایک متعلقہ ڈویژن بنایا ہے تاکہ ان مسائل پر کاروباری تنظیموں کو دور کیا جائے۔ مزید یہ کہ ایف آئی سی آئی نے اس موضوع کے نوٹ اور ٹیکنالوجی میں نہایت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط انٹرنیٹ پر انٹرنیٹ سے تعاون کے لیے انٹیکمپوٹل پراپرٹی فیسی لیشن سنٹر بنایا ہے۔^{۱۰}

ثبوت پر مبنی پالیسی سازی کا فروغ: رومانیہ میں آئی سی ٹی سے تعلق رکھنے والی صفحہ اول کی پانچ کاروباری تنظیموں نے ایک اتحاد 'ٹیک 21' کو لیشن، تشکیل دیا جس نے اصلاحاتی ترجیحات اور سوشلز کے ساتھ ایک بزنس ایجنڈا تیار کیا، قانون سازی کی مخصوص اصلاحاتی تجاویز پر عوامی ساعت کا انعقاد کیا، اور سرکاری پالیسیوں کے ڈیزائن پر رومانیہ کے سرکاری حکام کو مشاورت فراہم کی تاکہ اس صنعت کو زیادہ مسابقتی بنایا جائے۔ رومانیہ کی آئی سی ٹی وزارت اور آئی سی ٹی کمیشن نے پارلیمنٹ میں اس کو لیشن کے ساتھ ایک مکالمے کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں کئی اہم اصلاحات ہوئیں۔ اہم اصلاحات یہ تھیں: رومانیہ کی آئی سی ٹی صنعت سے ذہانت کے انخلاء (brain drain) کو روکنے کے لیے سافٹ ویئر ڈیولپرز کے معاوضوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کرنا، لیزنگ کی قانون سازی میں ترمیم تاکہ تمام صنعتوں کو سافٹ ویئر کے حصول کی ترغیب ملے، ٹیکنالوجی پارکس کا قیام اور کاروباری اداروں کے لیے 'برقی دستخط' (e-signature) کے قانون کا اطلاق۔ چنانچہ رومانیہ کا آئی سی ٹی شعبہ مشرقی یورپ کی بہترین اور مسابقتی صنعت میں شامل ہو گیا۔^{۱۱}

تحقیق و ترقی اور جدت طرازی میں تعاون: موثر سرکاری و نجی اشتراک کے لیے تجارتی تنظیمیں مختلف اقتصادی اور کاروباری معاملات پر تحقیق کرتی ہیں جن کے نتائج کی صورت میں مختلف ہوتی ہیں، جیسے کاروباری اور معاشی منظر نامے کے سروے، اقتصادی اپ ڈیٹس، کسی شعبے پر گہری تحقیق اور رپورٹس۔ تجارتی تنظیمیں اپنے ارکان کو کسی مخصوص صنعت اور مارکیٹ پر تحقیقی خدمات بھی پیش کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ جدت طرازی اور ٹیکنالوجی اپنانے کا عمل سہل بناتی ہیں۔ مثال کے طور پر بارسلونا چیئرمین آف کامرس نے 'ناج انوویشن مارکیٹ' انسٹی ٹیوٹ بنایا ہے جو کمپنیوں کی ٹیکنالوجی کی قدر پیمائی کر کے جدت طرازی کو فروغ دیتا ہے، ٹیکنالوجی منتقل کرتا ہے، ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ اور اس پر عمل درآمد کے تجارتی طور پر قابل عمل ہونے کی رپورٹ بناتا ہے، اور ٹیکنالوجی کی پروٹوٹائپنگ کرتا ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ جامعات، تحقیقی مراکز، ٹیکنالوجی پارکس، سرکاری انتظامیہ کے ساتھ اشتراک بھی کرتا ہے، اور نئی سائنسی ٹیکنالوجی کا علم بھی پہنچاتی ہے۔^{۱۲}

اسی طرح، ملائیشیا کی گاڈی سازی کی صنعت کی تشکیل کے ابتدائی مراحل میں ملائیشیا کی آٹوموٹیو کمپنیوں پارٹس مینوفیکچررز ایسوسی ایشن نے اس صنعت پر زور دیا کہ وہ لازمی ڈیولپمنٹ پروگرام اپنائے جس سے گاڈیوں کے مقامی ساختہ پرزوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی ہوئی اور درآمدات محدود رہیں۔ بعد ازاں اس ایسوسی ایشن نے اپنی توجہ مقامی صنعت کی ترقی سے ٹیکنالوجی کے فروغ کی طرف منتقل کر لی۔^{۱۳}

معاشی نمو اور ترقی میں تجارتی تنظیموں کا کردار

معیار بندی اور ضابطہ، عمل: بعض تجارتی تنظیمیں صنعت کے معیارات اور ضوابط کا مسودہ تیار کرتی ہیں تاکہ صنعت حکومت کے ساتھ اشتراک کرتے ہوئے اس کی لازمی پابندی کرے۔ کچھ تجارتی تنظیمیں معیارات کی آزمائش اور ان کی تصدیق کرنے والے ادارے بناتی ہیں۔ مثال کے طور پر فارماسوٹیکل مینوفیکچررز ایسوسی ایشن آف کینیڈا نے فارماسوٹیکل ایڈورٹائزنگ ایڈوائزری بورڈ بنا کر اور مارکیٹنگ کے اپنے طریقوں کو استعمال کر کے یہ ذمہ داری اٹھائی کہ وہ ہتھکل ڈرگس کے اشتہاروں کے ضوابط تیار کرے گی۔^ک

اسی طرح یہ بات ظاہر ہے کہ چاول اور کافی جیسی بنیادی غذائی چیزیں جب برآمد کی جائیں تو محض ایک سپلائر کی طرف سے کم از کم معیارات کی خلاف ورزی کی صورت میں اس برآمدی منڈی میں پورے ملک کے تیار کنندگان کی ساکھ تباہ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ تجارتی تنظیمیں مقامی پیداوار کی معیار بندی کو یقینی بنانے کے لیے متحد ہو گئیں۔ مثال کے طور پر 1950ء کی دہائی میں تھائی لینڈ کے بورڈ آف ٹریڈ نے، جو زرعی برآمد کنندگان کی سرفہرست تنظیم تھی، چاول برآمد کرنے والے اپنے ارکان کو منظم کیا کہ وہ اپنی مصنوعات کے معیارات تشکیل دیں اور ان کی مکمل پابندی کریں، جس کے بعد تھائی حکومت نے برآمدی لائسنس صرف ان ارکان کو دے جن کا اس تنظیم سے تعلق تھا اور جو ان معیاروں کی پابندی کرتے تھے۔ کو لمبیا میں کاشت کاروں کی ایک تنظیم نیشنل فیڈریشن آف کافی گروورز آف کو لمبیا نے لیبل سازی کے متعدد پروٹوکول تیار کیے تاکہ کافی کی مختلف اقسام میں فرق کیا جاسکے، اور درست لیبلنگ کو یقینی بنایا۔^ل

لیبر کی تربیت اور کارکنوں کی بنرمندی میں اضافہ: تجارتی تنظیمیں متحرک صنعتی ضروریات کے مطابق انسانی وسائل کی مہارتوں کی تشکیل اور ان میں اضافے کے لیے تکنیکی اور روایتی اداروں اور صنعت کے ساتھ بھی اشتراک کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر تھائی لینڈ میں ”تھائی امیڈ سسٹمز ایسوسی ایشن“، جو کارپوریٹ اور انفرادی ڈولپرز اور امیڈ کمپونٹ ٹیکنالوجی کے سرکاری اور نجی صارفین کے مابین ربط پیدا کرتی ہے، یونیورسٹی کے طلباء کو آٹوموٹیو اجزاء کے لیے سافٹ ویئر سسٹم بنانے کی تربیت دیتی ہے۔ اسی طرح ملائیشین ربر پراڈکٹس مینوفیکچررز ایسوسی ایشن مقامی یونیورسٹیوں کے ساتھ مل کر ربر کی پیداوار کے مختلف پہلوؤں جیسے کہ مرکب سازی، اخراج، انجکشن مولڈنگ وغیرہ پر مزدوروں کو تکنیکی اور پیشہ ورانہ تربیتی کورسز کراتی ہے۔^ن

حوالہ جات:

- B. Herzberg and L. Sisombat (2016). *State of Play— Public-Private Dialogue. Public-Private Dialogue (PPD)*. Practical^ا Note Series. Washington DC: World Bank
- K. Sen (2015). *State-Business Relations: Topic Guide*. GSDRC International Development Department, University of^ب Birmingham: U.K.; K. Sen and D. W. T. Velde (2009). “State Business Relations and Economic Growth in Sub-Saharan Africa”, *Journal of Development Studies*, Vol. 45(8) pp. 1267-1283.
- P. W. Moore (2001). "What Makes Successful Business Lobbies? Business Associations and the Rentier State in Jordan and^ج Kuwait”, *Comparative Politics*, Vol. 33(2) pp. 127-147
- Source: International Chamber of Commerce Case Studies, available at www.iccwbo.org/chamber-services/chamber-resources/chamber-case-studies-library/#1486743201254-492800dd-d6c1 accessed on 19 May, 2022); Korean Chamber of Commerce and Industry, available at www.english.korcham.net/nChamEng/Service/About/app/03.asp accessed on 19 May, 2022. ; Korean Development Institute (2016). *Strategies for Effective Implementation of Second Growth and Transformation Plan (GTP 2)*. Senior Policy Dialogue and Final Reporting Workshop. Seoul: Korean Development Institute

Source: (www.international-arbitration-attorney.com/arbitral-institutions-and-arbitration-courts/ accessed on 19 May, 2022)

Source: Vienna International Arbitral Centre, available at www.viac.eu accessed on 19 May, 2022.
ICC and WIPO (2011). *Handbook for Chamber of Commerce and Business for Setting up Intellectual Property Services*.

Paris: ICC and Geneva: WIPO
K. Frauscher and C. Bulat (2009). *The power of business advocacy and ICT reforms*. The Business and Development Discussion Papers. Paper No. 10. Washington DC: World Bank

Source: Knowledge Innovation Market Barcelona, available at www.kimglobal.com/en/kimbcn/ accessed on 19 May, 2022.

ILO (2016). *Analysis of the Economic Development Role of Sectorial Business Associations: In the Rubber, Electronics and Electrical and Automotive Sectors in Malaysia, Thailand and Viet Nam*. Working Paper Series 16. Geneva: ILO
W. Coleman and W. Grant (1984). "A Comparison of Organizational Development in Britain and Canada", *Journal of Public Policy*, Vol. 4(3) pp. 209-235.

R. Doner and B. R. Schneider (2000). "Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than Others", *Business and Politics*, Vol. 2(3) pp. 261-288

P. Intarakumnerd, P. Chairatana and P. Chaiyanajit (2015). "Global Production Networks and Host-Site Industrial Upgrading: The case of the semiconductor in Thailand", *Asia Pacific Business Review*, Vol. 22(2) pp. 289-306.

ILO (2016). *Analysis of the Economic Development Role of Sectorial Business Associations: In the Rubber, Electronics and Electrical and Automotive Sectors in Malaysia, Thailand and Viet Nam*. Working Paper Series 16. Geneva: ILO

نتیجہ یہ نکلا کہ جنوری 1997ء تک 75 ملکی فرموں نے ایف ڈی اے سے تصدیق حاصل کر لی چنانچہ انہیں اپنی برآمدات امریکہ بھیجنے کی اجازت مل گئی۔²¹

ملکی تجارتی تنظیموں کی طرف سے نجی شعبے کے مفاد کے لیے مثبت کردار ادا کرنے کی دیگر کئی مثالیں موجود ہیں جن میں بیرونی کاروبار کے طریقے اپنانے لگے اور دو طرفہ کاروباری مواقع (بی ٹی) کو سہولت دی گئی۔ تاہم مثال کے طور پر تحقیق اور ترقی، ثبوت پر مبنی پالیسی بیرونی کاروبار، تنازعات کے متبادل حل کے (اے ڈی آر) طریقوں، اور ارکان کے مشترک فائدے کے لیے وسائل کو مجتمع کرنا جیسے شعبوں میں تجارتی تنظیمیں بہترین عالمی روایات سے پیچھے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ پیشہ ور عملے، اور

1.3 پاکستان میں تجارتی تنظیمیں

جیسا کہ خ 1.1 میں بحث ہو چکی، پاکستان میں تجارتی تنظیمیں سرکاری نجی اشتراک میں شامل ہیں۔ بعض تجارتی تنظیمیں کاروباری طبقے کے مفادات کو بھی آگے بڑھاتی ہیں اور ملک کے لیے مطلوبہ معاشی ثمرات کے حصول میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کی ایک مثال سرجیکل انسٹرومنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کی وہ کوششیں ہیں جو اس نے 1994ء میں امریکی محکمہ خوراک و دوا (ایف ڈی اے) کی طرف سے پاکستان ساختہ آلات جراحی کی درآمد پر پابندیوں کے جواب میں کیں۔ اس ایسوسی ایشن نے حکومت کے تعاون سے معیار کی ضمانت کی ایک امریکی فرم کی خدمات حاصل کیں تاکہ آلات جراحی بنانے والے ملکی اداروں کو تکنیکی تربیت دی جائے۔

K. Nadvi (1999). "Collective Efficiency and Collective Failure: The Response of the Sialkot Surgical Instrument Cluster to Global Quality Pressures", *World Development*, Vol. 27, No. 9, pp. 1605-1626.

2007ء لایا گیا، جسے بعد میں تجارتی تنظیموں کا ایکٹ (ٹی او اے) 2013ء کے نام سے منظور کیا گیا، اور اس وقت یہی ضابطہ نافذ ہے۔

بعض صورتوں میں، مالی وسائل کی کمی ہے۔ ان مسائل کے پھیلاؤ کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ملکی تجارتی تنظیموں کے ادارہ جاتی ڈھانچے کو سمجھا جائے۔

ضوابطی اور ادارہ جاتی ڈھانچہ

2013ء کے اس ایکٹ میں ڈائریکٹر جنرل ٹریڈ آرگنائزیشن (ڈی جی ٹی او) میں ایک ضابطہ ساز، اور وفاق ایوان ہائے صنعت و تجارت پاکستان (ایف پی سی سی آئی) میں ایک اعلیٰ سطح کے ادارے کے قیام کا تقاضا کیا گیا ہے، جس میں ان تمام ٹریڈ باڈیز کو شامل کیا جائے جن کا اندراج ڈی جی ٹی او کے پاس ہو چکا ہو۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ڈی جی ٹی او سے لائسنس لینے کے 90 دن کے اندر تمام باڈیز کو ایس ای سی پی کے پاس غیر نفع بخش کمپنی کے طور پر اندراج کرانا ہو گا۔²⁴

پاکستان میں آزادی سے قبل بھی تجارتی تنظیمیں موجود تھیں۔ اور سیز انویسٹرز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، جسے پہلے کراچی چیمبر آف کامرس کہا جاتا تھا، 1960ء میں بنا تھا۔ لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری بھی 1923ء میں قائم ہوا تھا، اُس وقت اس کا نام ناردرن انڈین چیمبر آف کامرس تھا۔²² تاہم پاکستان میں تجارتی تنظیموں کی نگرانی اور ان کے لیے ضوابط سازی کی غرض سے اولین قانون سازی 1961ء کا تجارتی تنظیموں کا آرڈیننس (ٹی او اے) تھا۔

یہ قانون ایسوسی ایشنز اور چیمرز بنانے کے طریقہ کار کے علاوہ خواتین اور چھوٹے کاروباریوں کے لیے رضا کارانہ رکنیت کی بنیاد پر الگ چیمرز بنانے کی بھی اجازت دیتا ہے۔ جنوری 2022ء تک 227 تجارتی تنظیمیں ایف پی سی سی آئی کی رکن ہیں، جن میں 21 خواتین کے چیمرز اور 12 چھوٹے کاروباریوں کے ہیں (مٹل سٹیل 1.1)۔²⁵

تاہم چونکہ ٹی او اے 1961ء ضابطہ ساز ادارے کے کردار کو محدود نہیں کرتا، اور چونکہ لائسنس کے اور قدر پیمائی کے طریقہ کار میں ایک خلا موجود تھا اس لیے حکومت نے 2006ء میں ایک کمیٹی بنائی جس کو تجارتی تنظیموں کے قانونی منظر نامے کی تشکیل نو کا کام سونپا گیا۔ کمیٹی نے بتایا کہ تجارتی تنظیموں نے تجارت اور صنعت پر پالیسی رہنمائی دینے کے لیے تھک ٹینک کی طرح کام نہیں کیا۔ چونکہ پیشہ ورانہ انتظامی صلاحیتوں کا فقدان تھا اس لیے پالیسی معاملات پر اچھی طرح تحقیق کے بعد آرا پیش کرنے کی ان کی استعداد بھی محدود تھی۔ رپورٹ میں زور دے کر کہا گیا کہ تجارتی تنظیموں کے موثر طور پر کام کرنے کے لیے لازمی ہے کہ ان کے وظائف، ذمہ داریاں، اور ایک آپریشنل فریم ورک متعین ہو۔ کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی کہ ایک نیا قانون بنایا جائے جس کی بنیاد پر ایک آزاد ضوابطی ادارہ قائم کیا جائے اور جعلی کاروباری تنظیموں کی حوصلہ شکنی کے لیے لائسنس فیس مقرر کی جائے۔²³ ان سفارشات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تجارتی تنظیموں کا آرڈیننس

تمام تجارتی تنظیمیں جمہوری اصولوں پر قائم ہیں جن کے تحت تمام ارکان کی جنرل باڈی اہم عہدے داران کا انتخاب کرتی ہیں۔²⁶ ایف پی سی سی آئی کے 14 عہدے داران ہیں، جن میں ایک صدر، ایک سینئر نائب صدر، اور 12 نائب صدر ہیں جو تمام تجارتی تنظیموں کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں درج شدہ کسی کمپنی سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد ایف پی سی سی آئی کا عہدے دار نہیں بن سکتا، حالانکہ یہ کمپنیاں مختلف تجارتی تنظیموں کی رکن ہوتی ہیں۔ یہ بات کراچی، اسلام آباد، لاہور، فیصل آباد، اور سیالکوٹ کے ایوان

²² (www.oicci.org/about-the-oicci/); LCCI (www.lcci.com.pk/mediation/); OICCI دونوں ویب سائٹس کو 19 مئی 2022ء کو دیکھا گیا۔

²³ ٹریڈ آرگنائزیشن آرڈیننس، 1961ء پر نظر ثانی کے لیے وزارت تجارت کے اعلامیہ نمبر 2006 (1) 12 کے بموجب کمیٹی کی سفارشات بتاریخ 27 اپریل 2006ء۔

²⁴ ٹریڈ آرگنائزیشن رولز، 2013ء کارول 6 (ای)۔

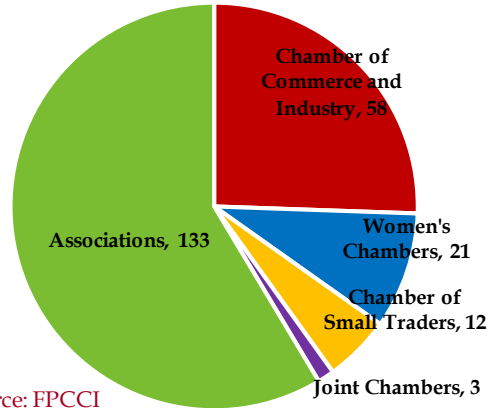
²⁵ وفاق ایوان ہائے صنعت و تجارت کی ویب سائٹ، www.fpcci.org.pk/، 23 جنوری 2022ء کو دیکھی گئی۔

²⁶ جنرل باڈی ایگزیکٹو کمیٹی کا انتخاب کرتی ہے، جو بعد میں صدر، سینئر نائب صدر، اور نائب صدر کو منتخب کرتی ہے۔ تنظیموں کے عہدیداران کی صورت میں ان کے عہدوں کا نام چیئر مین، سینئر وائس چیئر مین، اور وائس چیئر مین ہوتا ہے۔ (ماخذ: ٹریڈ آرگنائزیشن رولز، 2013ء کارول 21)

ہائے صنعت و تجارت پر بھی صادق آتی ہے۔²⁷ یہ بات نسبتاً بڑی کمپنیوں کی جانب سے تجارتی تنظیموں میں فعال شرکت کی دو سطحوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

وفاق ایوان ہائے صنعت و تجارت اور اس کے رکن اداروں سے قطع نظر، پاکستان میں کاروباری اتحاد کی ایک اور شکل کو حال میں رجحان ملا ہے جس کی مثالیں پاکستان

شکل خ 1.1: پاکستان میں تجارتی تنظیموں کی تعداد



Source: FPCCI

بزنس کونسل (پی بی سی)، پاکستان ایگریکلچر کو لیٹن (پی اے سی) اور پاکستان ٹیکسٹائل کونسل (پی ٹی سی) ہیں۔ یہ ادارے بڑی کمپنیوں نے قائم کیے ہیں، جن میں سے کئی ایک پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں درج شدہ ہیں، اور مختلف تجارتی تنظیموں کی بھی رکن ہیں۔ ان اتحادوں کے ارکان وسیع تر کاروباری برادری کے نمائندہ نہیں ہوتے تاہم معیشت کے لیے ان کا کردار نمایاں ہے۔ مثال کے طور پر، پی اے سی کے اسپانسرز کا مشترکہ لین دین (turnover) تقریباً 10 ارب ڈالر ہے اور پی ٹی سی کے ارکان 4.5 ارب ڈالر کی ٹیکسٹائل برآمد کرتے ہیں۔²⁸

یہ کاروباری اتحاد ڈی جی ٹی او کے پاس درج نہیں ہیں، اور ٹی او اے 2013ء کے تحت قانونی طور پر انہیں چیئرمین یا ایسوسی ایشن کا درجہ حاصل نہیں ہے۔ تاہم اپنی قانونی حیثیت کے باوجود وہ روایتی تجارتی تنظیموں کی طرح کے وظائف انجام دیتے ہیں اور سرکاری۔ نجی اشتراک میں ان کا ایک کردار ہے۔ مثال کے طور پر پی اے سی اکثر و بیشتر سرکاری حکام کے ساتھ رابطے رکھتی ہے اور پی بی سی اپنے 'میک ان پاکستان' کے اقدام کے تحت نرخوں کی آزاد روی (tariff liberalisation) جیسی اقتصادی اصلاحات کی حمایت کرتی ہے۔²⁹ حکومت بھی اہم بورڈز میں ان باڈیز کو نشستیں دیتی ہے۔ مثال کے طور پر خصوصی اقتصادی زونز کی منظوری دینے والے بورڈ میں پی بی سی کو نمائندگی دی گئی ہے۔³⁰

پاکستان میں تجارتی تنظیموں کی موجودہ حالت

تجارتی تنظیموں کے وجود کا بنیادی سبب ایک اجتماعی پلیٹ فارم تشکیل دینا ہوتا ہے تاکہ نجی شعبے کے ایجنڈا کی پیروی سے پالیسی کو رخ دیا جائے۔ تاہم ان کی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع ہو چکا ہے۔ اب مالی استحکام کو یقینی بنانے اور اپنے ارکان کو برقرار رکھنے کی کوشش میں یہ باڈیز تحقیق اور ترقی جیسے وظائف بھی انجام دیتی ہیں، یہ ٹیکنالوجی کو اپنانے میں سہولت دینے کے لیے فعال اقدامات کرتی ہیں، اور

²⁷ پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی ویب سائٹ پر موجود مواد کی جانچ پڑتال کے لیے عہدیداران کی تفصیلات متعلقہ چیئرمین کی ویب سائٹ سے لی گئی ہیں (تمام ویب سائٹس 25 جنوری 2022ء کو دیکھی گئیں)۔

²⁸ اسی طرح پی بی سی میں شامل ہونے کی فیس 3 ملین روپے اور سالانہ فیس 2 ملین روپے ہے تاکہ سنجیدہ شرکت کو یقینی بنایا جائے۔ ماخذ: (PTC, PAC, www.pac.com.pk/about-us/; PBC, www.pbc.org.pk/about-pbc/ and www.pbc.org.pk/wp-content/uploads/PBC-Profile.pdf) تمام ویب سائٹس کو 19 مئی 2022ء کو دیکھا گیا۔

²⁹ پاکستان بزنس کونسل (PBC-Profile.pdf) اور پی اے سی (www.pbc.org.pk/wp-content/uploads/PBC-Profile.pdf) دونوں ویب سائٹس کو 19 مئی 2022ء کو دیکھا گیا۔

³⁰ خصوصی اقتصادی زون ایکٹ، 2012ء، جس میں 31 دسمبر 2015ء تک ترمیم کی گئی۔

معاشی نمو اور ترقی میں تجارتی تنظیموں کا کردار

علاقائی چیئرمین کے ساتھ ساتھ بعض اہم اور ابھرتے ہوئے شعبوں سے تعلق رکھنے والی چند ایسوسی ایشنوں کی عکاسی کی جائے (جدول الف، ضمیمہ اول)۔ سروے کے نتائج اور لٹریچر کے جائزے سے حاصل شدہ دیگر مشاہدات درج ذیل ہیں۔

سرکاری و نجی اشتراک

جیسا کہ سیکشن 1.1 میں بتایا گیا، سرکاری و نجی اشتراک کے دو بنیادی پہلو ہیں: موثر ابلاغ یقینی بنانے کے لیے پیروکاری، اور باخبر مکالمہ یقینی بنانے کے لیے تحقیق۔ اگرچہ پاکستان میں تجارتی تنظیمیں پیروکاری اور لابی سازی کے مختلف ذرائع استعمال کرتی ہیں، تاہم ایک موثر ادارہ جاتی فریم ورک کی عدم موجودگی اور پیروکاری کے لیے استعمال کیے جانے والے طریقوں کی نوعیت یہاں ثبوت کی بنیاد پر پالیسی سازی کے ناقص ماحول کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

تحقیق پر مبنی طریقوں اور گزینڈ فورم کی عدم موجودگی میں پیروکاری

سروے کے شرکاء سے پیروکاری کی کارکردگی کی پیمائش کے لیے پوچھا گیا کہ وہ اپنے استعمال میں آنے والے طریقوں کی نشان دہی کریں۔ تمام 18 شرکاء نے ذرائع ابلاغ (میڈیا) کو ساتھ ملا یا، اور پالیسی پر اثر انداز ہونے کے لیے وزرا کو خطوط لکھے (شکل 1.2)۔ تاہم ثبوت پر مبنی پیروکاری سے منسلک آلات کم استعمال کیے گئے۔ مثال کے طور پر صرف 33 فیصد نے اپنی پیروکاری کو ثبوت سے تقویت دینے کے لیے تحقیقی مقالے شائع کرائے۔

شعبوں سے مخصوص ایسوسی ایشنوں کے معاملے میں پیروکاری زیادہ موثر ہو سکتی ہے بشرطیکہ پورے قدری سلسلے (value chain) کی متعلقہ تنظیمیں کسی نتیجے کے حصول کی خاطر مشترک کوششیں کریں۔ سروے سے معلوم ہوا کہ 9 میں سے وہ صرف دو ایسوسی ایشنوں کے پاس ایک باضابطہ طریقہ کار موجود تھا جس سے وہ

اے ڈی آر کمینزم فراہم کر کے اور حقوق املاک دانش (آئی پی آر) کو تحفظ دے کر بحیثیت مجموعی کاروباری ماحول کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔³¹

شکل 1.2: پاکستان کی تجارتی تنظیموں کے زیر استعمال پیروکاری کے طریقے تنظیموں کی تعداد

Method	Practiced	Do Not Practice
Research Paper	6	12
Policy Brief	13	5
Conference	15	3
Advocacy Trips to Bureaucrats	17	1
Advocacy Trips to Ministers	17	1
Social Media	16	2
Seminar/Roundtable	17	1
Media Engagement	18	0
Website	18	0
Letters to Ministers	18	0
Press Releases	17	1

*Total 18 organizations were surveyed

Source: Survey conducted as per Annexure II

جیسا کہ سیکشن 1.1 میں بتایا گیا ہے، پاکستان میں تجارتی تنظیموں کے کردار کے بارے میں تازہ ترین تفصیلی مطالعوں اور کیس اسٹڈیز کی عدم موجودگی میں یہ سیکشن مختلف علاقوں اور شعبوں کی سرفہرست تجارتی تنظیموں کے نمائندگان کی انٹرویو نمائندگان کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ درسی کتب کی بنیاد پر تیار کردہ ایک سروے سوالنامے کی مدد سے یہ انٹرویو کیے گئے (ضمیمہ دوم)۔³² اس سیکشن کے لیے تجارتی تنظیموں کا انتخاب کرتے ہوئے یہ بات پیش نظر رکھی گئی کہ نمایاں

³¹ انٹرنیشنل چیمبر آف کامرس، چیبر کی تحریک کی تاریخ، (www.iccwbo.org/chamber-services/world-chambers-federation/history-chamber-movement/)

27 جنوری 2022ء کو دیکھا گیا

³² ضمیمہ 1 میں درج تجارتی تنظیموں کے علاوہ، یہ سیکشن جناب ریاض احمد ڈائریکٹر جنرل ٹریڈ آرگنائزیشن، وزارت تجارت، اور جناب معین فدا، سابق کنٹری ڈائریکٹر، سینٹر فار انٹرنیشنل پرائیویٹ انٹراپرائز، پاکستان کے ساتھ بات چیت کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

ایسے بورڈ تشکیل دے کر، جو باقاعدگی سے اجلاس کریں اور شعبے سے متعلق پالیسیوں پر سرکاری طور پر اپنی آرا دیں، ان کو مشنوں کو منظم بنایا جاسکتا ہے۔

قدری سلسلے میں اپنی جیسی دوسری تنظیموں کے ساتھ مربوط ہو سکتی تھیں۔³³ تاہم اکثر نے دعویٰ کیا کہ کسی پالیسی مسئلے پر ان کے مفادات ہم آہنگ ہوتے ہیں تو وہ مشترک اقدام کرتے ہیں۔

تجارتی تنظیموں کے ماحول میں ایک اور خصوصیت جو بڑی حد تک غائب ہے وہ حکومت سے سرکاری وظائف (public function) کی منتقلی ہے۔ چونکہ ایسوسی ایشنز متعلقہ شعبوں میں اداروں کے ساتھ قربت رکھتی ہیں اس لیے وہ مخصوص سرکاری وظائف انجام دینے کی بہتر پوزیشن میں ہوتی ہیں۔ دنیا بھر میں ریاستیں ان کی اسی منفرد حیثیت کی بنا پر بعض اوقات کوئی سرکاری وظیفہ انجام دہی کے لیے ان کے سپرد کر دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر کولمبیا کی حکومت نے ایک کافی ایسوسی ایشن کو برآمدی ٹیکس وصول کرنے اور ٹیکس کی رقم انفراسٹرکچر کی ترقی پر خرچ کرنے کا اختیار سونپا۔³⁷ نیز، جب امریکہ نے تائیوان کے جو توں پر پابندی عائد کی تو وہاں کی حکومت نے برآمدی کوٹے کا انتظام تائیوان فنٹ ویزر مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کو سونپ دیا۔³⁸ تاہم ہمارے سروے کے کسی شریک کو پاکستان میں ایسے وظائف سپرد نہیں کیے گئے ہیں۔

تجارتی تنظیموں اور حکومت کے درمیان سرکاری نجی اشتراک ممکن بنانے کے لیے باضابطہ گزئیڈ مشترکہ مشاورتی بورڈز کی بھی کمی تھی۔ تجارتی تنظیموں کو اعلیٰ سطح کی مشاورتی کونسلوں میں مناسب نمائندگی بھی نہیں دی جاتی۔ مثال کے طور پر سی پیک بزنس کونسل کے نجی شعبے کے 15 ارکان میں سے صرف 2 تجارتی تنظیموں سے ہیں، جبکہ بقیہ کا تقریباً نامزدگی کے تحت ہوا ہے۔ اسی طرح اقتصادی مشاورتی کونسل (ای اے سی) میں نجی شعبے کے 13 ارکان میں سے بھی تجارتی تنظیموں سے کسی کا بلحاظ عہدہ تقرر نہیں ہوا ہے، بلکہ کاروباری برادری سے نامزدگیاں ہوئی ہیں۔^{34, 35}

سرکاری نجی اشتراک اور شعبہ جاتی پالیسی بنانے کے لیے منظم طریقہ کار کے طور پر مشترکہ مشاورتی بورڈز کی مثالیں شاذ و نادر ہیں، البتہ استثنائی صورتیں ہیں جیسے شوگر ایڈوائزری کے سرکاری بورڈ اور پاکستان سافٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ جہاں بالترتیب پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن اور پاکستان سافٹ ویئر ہاؤسز ایسوسی ایشن (پاشا) شعبہ جاتی پالیسی میں بورڈ کے ارکان کے طور پر حصہ لیتے ہیں۔³⁶ اگرچہ حکومت مختلف ایسوسی ایشنوں اور جیمبرز کو اپنے ساتھ ملائی ہے اور اکثر ان سے آرا طلب کرتی ہے، تاہم

ثبوت پر مبنی پالیسی سازی کی پست طلب اور ناقص تحقیق

ریسرچ اور سروے خاص طور پر وہ جو مارکیٹ کی حرکیات کو یقینی طور پر جاننے کے لیے کیے جاتے ہیں، دنیا بھر میں کاروباری انجمنوں کی اہم خصوصیت بن چکے ہیں۔

³³ یہ سوال جیمبر آف کامرس سے نہیں کیا گیا، کیونکہ نوعیت کے لحاظ سے قدری سلسلے میں مختلف شعبوں اور صنعتوں سے ان کے ارکان ہو سکتے ہیں۔

³⁴ ماخذ: وزارت خزانہ، اعلامیہ نمبر 2022/DEA (SS)/EAW2022 (27) بتاریخ 27 اپریل 2022ء، بورڈ آف انویسٹمنٹ <https://invest.gov.pk/about-us/cpec-business-council> ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

³⁵ اپریل 2021ء میں بنائی گئی سابقہ اقتصادی مشاورتی کونسل کے 13 نجی ارکان میں سے کوئی بھی تجارتی تنظیموں سے برناتے عہدہ مقرر نہیں کیا گیا تھا (وزارت خزانہ، اعلامیہ نمبر F.No.13 IERU/EAC/2018 (5) بتاریخ 3 اپریل 2021ء)۔

³⁶ ماخذ: World Bank (2017). "Boosting Pakistan's Export Competitiveness: Private Sector Perspectives", Proceedings from Round Table Meetings held in Islamabad, Peshawar, Karachi and Lahore September - November 2017. Washington D.C.: World Bank.

³⁷ D. Doner and B.R. Schneider (2000). "Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than Others", *Business and Politics*, Vol. 2, No. 3.

³⁸ L. Cheng (1996). "Embedded Competitiveness: Taiwan's Shifting Role in International Footwear Sourcing Networks." Ph.D. Thesis,

معاشی نمو اور ترقی میں تجارتی تنظیموں کا کردار

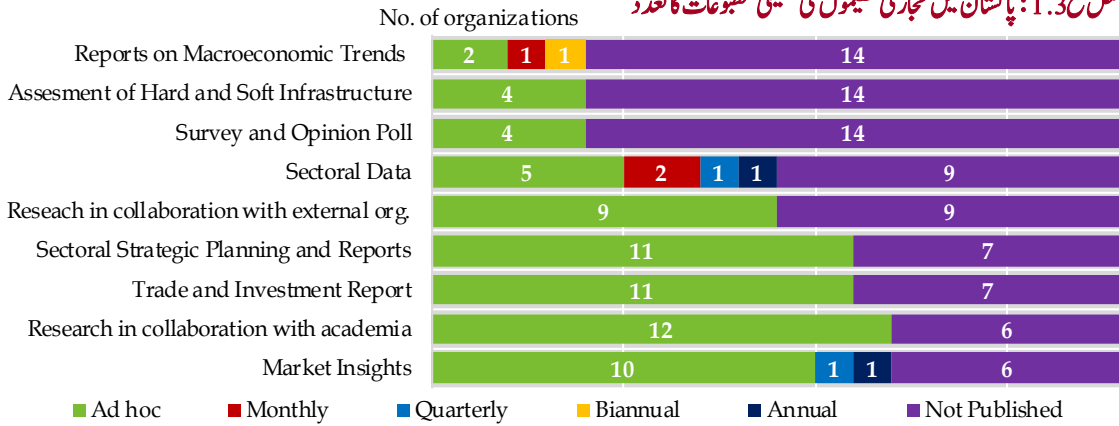
کرنے کے لیے پیشہ ور ماہرین کی ضرورت ہے۔ تحقیق کے نتائج میں بھی اسی امر کی عکاسی ہوئی جو دائرہ کار اور نوعیت کے اعتبار سے، بعض مستثنیات کے ساتھ، محدود ہے۔ وفاقی اور صوبائی بجٹ کے اعلان سے پہلے تجارتی تنظیمیں اپنی سفارشات پیش کرتی ہیں، جبکہ بعض شعبہ جاتی سالانہ رپورٹیں اور سہ ماہی جرائد بھی شائع کرتی ہیں، تاہم بقیہ تمام تحقیق اکثر ایڈ ہاک قسم کی ہوتی ہے (شکل خ 1.3)۔

چونکہ تجارتی تنظیمیں کاروباری اداروں کے ساتھ قریبی تعلق رکھتی ہیں، اس لیے وہ شائع شدہ ڈیٹا کی صورت میں ثبوت تیار کر کے بھی ریاستی اداروں کے ساتھ تعاون کر سکتی ہیں۔ اگرچہ بعض تجارتی تنظیمیں، مثلاً پی اے ایم اے اور اے پی سی ایم اے، باقاعدگی سے شعبہ جاتی ڈیٹا شائع کرتی ہیں، تاہم اکثر تجارتی تنظیمیں صرف اسی وقت رپورٹ دیتی ہیں جب سرکاری ادارے ان سے یہ طلب کرتے ہیں۔

³⁹ مثال کے طور پر امریکہ کے افریکن گروتھ اینڈ اپروچی ایکٹ (اے جی او اے) کے تحت افریقہ کے صحرائے اعظم کے بعض ذیلی ملکوں کو امریکہ میں مارکیٹ تک بہتر رسائی دی گئی تھی۔ ابتدا میں کینیا کے ملبوسات بھی اے جی او اے کے تحت شامل تھے تاہم اس پروگرام کے اختتام سے قبل ان کو فہرست سے خارج کرنا تھا۔ تاہم افریکن کاٹن اینڈ ٹیکسٹائل انڈسٹری فیڈریشن کی طرف سے ثبوت پر مبنی پالیسی پوزیشن دی گئی تو ملبوسات کی مصنوعات کو فہرست میں شامل رکھا گیا۔ نتیجتاً اگلے 13 سال کے دوران کینیا کی معیشت کو 1.9 ارب ڈالر کا فائدہ ہوا۔⁴⁰

پاکستان کی تجارتی تنظیمیں بھی دیگر ملکوں کی طرح تحقیق اور ثبوت پیش کرنے کا طریقہ کار اپنانے لگی ہیں جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ سروے کی گئی 18 میں سے 13 تجارتی تنظیموں میں تحقیق اور ترقی کا ایک الگ شعبہ موجود ہے۔ تاہم اکثر جواب دہندگان نے تسلیم کیا کہ ان کے شعبہ تحقیق کو درست طور پر کام

شکل خ 1.3: پاکستان میں تجارتی تنظیموں کی تحقیقی مطبوعات کا تعداد



Note: Total 18 organizations were surveyed
Source: Survey conducted as per Annexure II

R. Strohmeier, M. Pilgrim, F. Luetticken, R. Meier, H.G. Waesch, and I. Arias (2005). *Building the Capacity of Business Membership* ³⁹

Organizations: Guiding Principles for Project Managers. A Handbook by Small and Medium Enterprise Department, World Bank.

Washington D.C.: World Bank.

International Trade Centre (2021). *Reforming Public Policy — Step By Step. An Introduction to Dialogue and Advocacy for Women's* ⁴⁰

Business Associations. Guide is prepared under the Shetrades In The African Continental Free Trade Area project. Geneva: International

Trade Centre.

اگرچہ یہ عوامل تجارتی تنظیموں کی جانب سے باقاعدہ منظم انداز میں ثبوت جمع کر کے اور تجویہ کر کے، اور ان کی مدد سے پالیسی تجاویز دے کر سرکاری نجی اشتراک میں اپنا کردار ادا کرنے کو محدود کر دیتے ہیں، تاہم ملک میں پالیسی ساز اداروں کو بھی ثبوت کی بنیاد پر پالیسی بنانے کی زیادہ طلب نہیں ہوتی کیونکہ ماحول کچھ اس طرح کا ہے کہ معیشت اور کاروبار کی پالیسی تحقیق کے لیے سرکاری رقومات قلیل ہیں۔ چنانچہ کاروباری اداروں اور پالیسی سازوں کی طرف سے ریسرچ کی کمزور طلب سرکاری نجی اشتراک کا اثر کم کر دیتی ہے اور اسے مفاد پرست گروپوں کی ناجائز منافع خوری کا نشانہ بننے کا خطرہ ہوتا ہے۔⁴⁴

یہ تشویشناک بات ہے کیونکہ ترقی پذیر ممالک کے اصلاحاتی تجربوں کے ملے جلے نتائج کی بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ یہ ممالک ثبوت پر مبنی پالیسی سازی پر عمل نہیں کرتے، جو بہترین بین الاقوامی روایات کو مقامی طور پر رواج دینے اور منفرد طرز حکمرانی کے لیے ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے شواہد پر مبنی سرکاری نجی اشتراک میں تجارتی تنظیموں کی فعال شرکت ایک لازمی عنصر ہے۔⁴⁵

مارکیٹ کی تکمیل کرنے والی خدمات

پیردکاری اور تحقیق کے علاوہ، چیمبرز اور ایسوسی ایشنز اپنے ارکان کو بہت سی خدمات پیش کرتی ہیں۔ اگرچہ پیردکاری اور تحقیق تجارتی تنظیموں کے مالی گوشواروں میں اخراجات کی مدات ہیں، تاہم جو خدمات یہ سرگرمیاں پیش کرتی

پاکستان میں تجارتی تنظیموں میں تحقیق کی ناقص داخلی سرگرمیاں تو ہیں ہی، اس کے ساتھ ساتھ وہ ایسی کوئی طلب بھی پیدا نہیں کرتیں کہ جامعات ان پر تحقیق کریں، اگرچہ ملک کے بزنس لیڈرز اعتراف کرتے ہیں کہ مارکیٹ ریسرچ کا فقدان پایا جاتا ہے۔ کاروباری ادارے ضروریات سے آگاہ ہونے کی بنا پر اپنے مقام کو بہتر طریقے سے استعمال کرتے ہوئے طلب کے پہلو سے صنعت اور تعلیمی اداروں کے روابط کو قائم کر سکتے ہیں۔⁴¹ اس تناظر میں تجارتی تنظیموں کا کردار اہم ہے کیونکہ وہ اپنے ارکان کی مشترکہ بھلائی کے لیے وسائل جمع کرنے کے قابل ہوتی ہیں، اور اس لیے بھی کہ تحقیق کی غرض سے تعلیمی اداروں کو انفرادی کاروباری اداروں کی نسبت تجارتی تنظیموں سے رقوم لینا آسان ہے کیونکہ وہ نمائندہ ادارے کے طور پر کام کرتی ہیں۔⁴²

پاکستان میں بعض تجارتی تنظیموں نے اگرچہ جامعات کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے ہیں تاہم یہ معاہدے عام طور پر کسی باقاعدہ مطبوعہ میں نہیں شامل نہیں ہوتے یا ان سے ٹھوس نتائج نہیں نکلتے۔ اس کے بجائے پاکستان میں اکثر تجارتی تنظیموں کی توجہ کسی ثبوت کے بنائیت و رنگ اور لا بنگ پر ہے چنانچہ تحقیق کی معمولی سی طلب پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان میں تجارتی تنظیمیں مارکیٹ سروے اور بیچ مارکنگ ڈیٹا تیار کرنے کے معاملے میں بھی غیر فعال ہیں۔⁴³

41 N. Haque, M. Mahmood, S. Abbas, and C.S. Jones (2020). "The University Research System in Pakistan." *A Knowledge Platform Project*

In Collaboration with the British Council In Pakistan. Karachi: British Council

42 B. Pourdeyhimi (2021). "University research funding: Why does industry funding continue to be a small portion of university research, and how can we change the paradigm?" *Industry and Higher Education*.

43 N. Haque, M. Mahmood, S. Abbas, and C.S. Jones (2020). "The University Research System in Pakistan." *A Knowledge Platform Project*

In Collaboration with the British Council In Pakistan. Karachi: British Council

44 N. Haque and D. Orden (2020). "Developing Research and a Research Culture:"

Results from a Pilot Project in Pakistan", *The Pakistan Development Review*. 59:3 pp. 553-570

45 Andrews, M. 2013. *The Limits of Institutional Reform in Development*. Cambridge: Cambridge University Press; Yaamina Salman

(2021). "Public management reforms in Pakistan", *Public*

Management Review, 23:12

معاشی نمو اور ترقی میں تجارتی تنظیموں کا کردار

خدمات فراہم کیں۔ چند باقاعدہ اور قابل ذکر تقریبات میں کراچی چیمبر کی ماہی کراچی، نمائش، جو مقامی اور بین الاقوامی کاروباری اداروں کو راغب کرتی ہے، اور راولپنڈی چیمبر کی چیمبرز کے صدور کی کل پاکستان کانفرنس، جو تمام چیمبرز کے رہنماؤں کو جمع کرتی ہے اور ہر سال مختلف موضوعات پر توجہ مرکوز کرتی ہے، شامل ہیں۔⁴⁷ یہ کانفرنس حکومت کو شرکت کی دعوت دیتی ہے اور کاروباری برادری کی بہتری کی خاطر اقتصادی پالیسیوں کے جائزے کے لیے سرکاری نجی اشتراک فورم کے طور پر کام کرتی ہے۔⁴⁹

تاہم، جب بات آتی ہے مارکیٹ کی زیادہ جدید اور تکمیلی خدمات کی، جیسے صنعت کے معیارات کا تعین، ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کا قیام، نئی برآمدی منڈیوں کی تلاش، پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانا، یا کاروباری ماحول بہتر بنانے کے لیے ثالثی کی خدمات پیش کرنا، تو پاکستان میں تجارتی تنظیمیں بہت پیچھے نظر آتی ہیں۔ ایک طرف، تجارتی تنظیموں کے پاس ان خدمات کے لیے پیشہ ورانہ عملے والے شعبے نہیں ہیں۔ دوسری طرف، تجارتی تنظیمیں اپنے ارکان کو یہ خدمات پیش کرنے کے لیے وسائل جمع نہیں کرتیں، یعنی رکنیت کی فیس کے علاوہ دیگر رقوم (شکل 1.5، خ 1.6)۔ اس رجحان میں قابل ذکر اسٹیٹ سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کو حاصل ہے۔ سیالکوٹ چیمبر نے سیالکوٹ کی فٹ بال انڈسٹری سے چائلڈ لیبر کی نگرانی اور اس کے خاتمے کے لیے 1997ء اور اس کے بعد سے بین الاقوامی اداروں کے ساتھ مل کر مالی اور انتظامی طور پر تعاون کیا۔⁵⁰ سیالکوٹ چیمبر نے 1999ء میں نجی اور سرکاری شعبے کے دوسرے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر شہر کے بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے لیے ”سیالکوٹ سٹی پیکیج پروگرام“ کی

ہیں وہ آمدنی کے ذرائع ہیں۔ چنانچہ پاکستان میں تجارتی تنظیمیں اپنے ارکان کو مختلف سہولتیں دیتی ہیں۔ کچھ ان کے لیے بین الاقوامی دوروں کا اہتمام کرتی ہیں، جبکہ تقریباً تمام تجارتی تنظیمیں سروس فیس کے عوض ریفریل لیٹر جاری کر کے ویزا کی سہولت دیتی ہیں۔ تجارتی تنظیموں نے ارکان کے سوالات کا جواب دینے اور نئے ارکان کو شامل کرنے کے لیے ہیلپ ڈیسک بھی قائم کیے ہیں، جب کہ کچھ سرٹیفکیٹ آف اورینٹیشن دیتی ہیں (شکل 1.4)۔⁴⁶

شکل 1.4: مارکیٹ کی تکمیلی خدمات

Visits to International Counterparts	Provided	Not Provided
Help Desk	15	3
Certificate of Origin	10	8
Visa Facilitation	11	7

■ Provided ■ Not Provided

Note: Total 18 organizations were surveyed

Source: Survey conducted as per Annexure II

ملک میں تجارتی تنظیمیں بھی بزنس ٹورنٹس تقاریب میں سرگرم ہیں۔ ہر چیمبر اور کاروباری انجمن نے انٹرویو میں بتایا کہ سپلائرز اور خریداروں کی ملاقات کرانے کے لیے اس نے کانفرنس، سیمینار، نمائش کا اہتمام کیا، یا پھر میچ میکنگ کی معیاری

⁴⁶ سرٹیفکیٹ آف اورینٹیشن ایک تجارتی دستاویز ہوتی ہے جو برآمد شدہ اشیاء کے اورینٹیشن یا ماخذ کی تصدیق کرتی ہے۔

⁴⁷ www.rcci.org.pk/apcpc/، ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

⁴⁸ www.kcci.com.pk/my-karachi/، ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

⁴⁹ B. Herzberg and L. Sisombat (2016). "State of Play— Public-Private Dialogue. Public-Private Dialogue (PPD)", *Practical Note Series*.

Washington D.C.: World Bank.

⁵⁰ S. Becker and Z.U. Ahmed (1999). *Elimination of*: (ماخذ: اشتراک کیا۔)

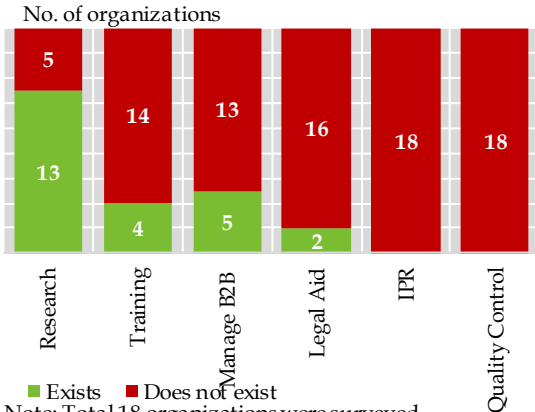
Child Labour in the Soccer Ball Industry in Sialkot, Pakistan. Evaluation Report PAK/97/MO1/USA. Geneva: ILO; P.L. Thomsen and K.

Nadvi (2010). "Global Value Chains, Local Collective Action and Corporate Social Responsibility: A Review of Empirical Evidence."

Business Strategy and the Environment. Vol. 19, issue 1.

بنائے جائیں۔ یہ صورت حال بہترین بین الاقوامی روایات کے برعکس ہے جیسا کہ جدول رخ 1.2 میں دکھایا گیا ہے، جس میں پاکستان کے متعلقہ اعلیٰ ترین ادارے وفاق ایوان ہائے صنعت و تجارت کا خطے میں اپنے ہم عصروں سے موازنہ کیا گیا ہے۔

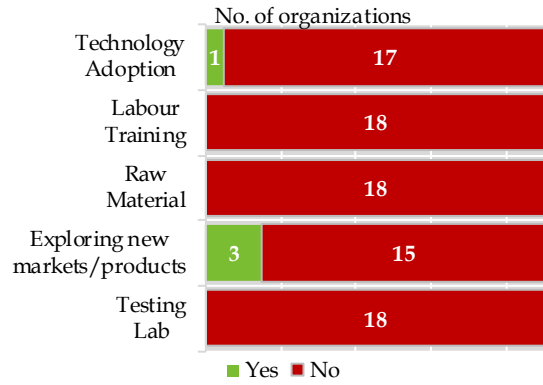
شکل رخ 1.6: پاکستان میں تجارتی تنظیموں کے شعبے



ان خدمات کی عدم موجودگی کا دو گنا اثر پڑتا ہے۔ ایک طرف، مناسب فیس کے عوض پیشہ ورانہ خدمات کی عدم موجودگی سے تجارتی تنظیموں کے پاس بہت کم مالیات رہ جاتی ہیں اور اسے حکومت کی فنڈنگ پر انحصار کرنا پڑتا ہے، جیسے ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ فنڈ یا دو طرفہ ڈونر ایجنسیوں کے ذریعے۔⁵⁴ دوسری طرف، یہ صورت حال تجارتی تنظیموں کو کاروباری ماحول اور معاشی نمو بہتر بنانے کے ضمن میں اپنا وہ کردار ادا کرنے سے روکتی ہے جو ٹریڈ آرگنائزیشن ایکٹ، 2013ء کے مقاصد میں درج ہے۔⁵⁵

قیادت کی۔⁵¹ اسی طرح اس نے سیالکوٹ میں ملک کے اولین نجی ہوائی اڈے کی تعمیر اور ”ایئر سیال“ ایئر لائن کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔⁵² دیگر مستثنیات میں لاہور چیمبر کا ثالثی مرکز شامل ہے جو انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کے تعاون سے بنایا گیا ہے۔⁵³ اس کے علاوہ، ایسی مثالیں تو ہیں کہ ارکان نے اپنی ٹریڈ آرگنائزیشن کے لیے کوئی اراضی یا عمارت خریدنے کی خاطر اپنے وسائل اکٹھے کیے، تاہم ٹیکنالوجی اپنانے، ٹیسٹنگ لیب بنانے، یا نئی منڈیوں کی تلاش کے لیے مشترکہ تحقیق کی غرض سے وسائل شاذ و نادر مجتمع کیے گئے۔

شکل رخ 1.5: پاکستان میں تجارتی تنظیموں کا وسائل اکٹھے کرنا



نیز، چند دوسری تجارتی تنظیمیں ثالثی اور قانونی امداد جیسی خدمات فراہم کرتی ہیں، تاہم یہ کام ذیلی کمیٹیوں کے ذریعے ہوتا ہے جن کے ارکان رضا کارانہ خدمات دیتے ہیں بجائے اس کے کہ پیشہ ورانہ عملہ رکھنے والے شعبے یہ کام کریں، یا ان مقاصد کے لیے تجارتی تنظیموں کے قائم کردہ اور ان ہی کی زیر ملکیت علیحدہ مراکز

⁵¹ www.scci.com.pk/sialkot-city-package/ ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

⁵² سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (2021)۔ سالانہ رپورٹ 2020-21ء۔ سیالکوٹ، سیالکوٹ انٹرنیشنل ایئرپورٹ، جو یہاں دستیاب ہے www.sial.com.pk/about ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

⁵³ لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، www.lcci.com.pk/mediation/index.php ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

⁵⁴ UKaid (2021). “The Role of Evidence in Policymaking in Pakistan. A Political Economy Analysis Of: Planning and Reform for Economic

Development; Child Labour; and Education Pathways into Employment”. London: UKaid.

⁵⁵ ٹریڈ آرگنائزیشن ایکٹ 2013ء، جو اس لنک پر دستیاب ہے www.na.gov.pk/uploads/documents/156222010_669.pdf ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

ادارہ جاتی رکاد میں

معاشی نمو اور ترقی میں تجارتی تنظیموں کا کردار

مجموعی آمدنی اور ارکان کی برقراری کو بہتر بنانے کے لیے ایک مؤثر حکمت عملی یہ ہو سکتی ہے کہ مرحلہ وار یا تدریجی رکنیت کا تصور متعارف کرایا جائے۔⁵⁷ اس نظام سے کاروباری انجمنیں اس قابل ہو جائیں گی کہ وہ مختلف شعبوں سے کاروباری اداروں کو اپنی طرف راغب کرنے کے لیے حسب ضرورت پیکیج پیش کر سکیں جہاں مختلف ارکان سے مختلف فیسیں اس لحاظ سے وصول کی جائیں کہ وہ تجارتی تنظیموں سے کس حد تک خدمات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم، پاکستان میں تجارتی تنظیمیں قانون کے مطابق صرف دو قسم کی رکنیت دے سکتی ہیں، کارپوریٹ اور ایسوسی ایٹ، اور انہیں یکساں خدمات بلا کسی فرق کے پیش کی جاتی ہیں جبکہ رکنیت کی فیس مختلف وصول کی جاتی ہے۔⁵⁸

اس کے علاوہ، ارکان کی تعداد بڑھانے کی غرض سے کسی مخصوص شعبے اور کسی خاص علاقے سے تعلق رکھنے والے کاروباری اداروں کے لیے رکنیت کو متعلقہ ایسوسی ایشنز اور جمیورز کے لیے لازمی بنایا جاسکتا ہے۔ اس طرح کے ماڈل سے رکنیت بڑھے گی اور رکنیت برقرار رکھنے کا مسئلہ بھی حل ہو گا۔ تاہم، چونکہ تجارتی تنظیموں کو ارکان کے حصول کی ضمانت دی جائے گی، اس لیے ارکان کو راغب کرنے کے لیے اضافی خدمات کی فراہمی کا جذبہ متاثر ہو گا۔⁵⁹

تجارتی تنظیموں پر ایک اور ذمہ داری ہر سال انتخابات کا انعقاد ہے۔ آرگنائزیشنز کے بنیادی کاموں پر توجہ دینے کے بجائے یہ سرگرمیاں مالیات اور انتخابات کے انتظام میں صرف ہونے والے وقت کے لحاظ سے تجارتی تنظیموں کے لیے بار بار اخراجات کا باعث بن جاتی ہیں۔⁶⁰ عہدیداروں کے سالانہ انتخاب کی بنا پر بھی

اپنی تنظیم کو مضبوط کرنے اور اپنے امور کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے کے لیے کاروباری انجمنوں کا پیشہ ورانہ تربیت یافتہ عملہ ہونا چاہیے۔⁵⁶ پاکستان میں تجارتی تنظیموں کا انتظامی سربراہ جنرل سیکرٹری ہوتا ہے جو تنخواہ دار ملازم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، ایک تحقیقی شعبہ اور، بعض صورتوں میں، علیحدہ تربیتی اور بزنس ڈیولپمنٹ شعبے بھی ہوتے ہیں (شکل 1.6)۔

تاہم، منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ان شعبوں میں ملازمین کی تعداد بھی ناکافی ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ ان کی مہارت اور تجربہ بھی ناکافی ہوتا ہے۔ اسی چیز سے تجارتی تنظیموں کے محدود دائرہ کار اور تحقیقی نتائج اور پیش کردہ خدمات کی نوعیت کی عکاسی ہوتی ہے، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا۔ دیگر امور، بجائے اس کے کہ ہر شعبے کو کل وقتی تنخواہ دار پیشہ ور افراد چلائیں، ذیلی کمیٹیوں کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں جن کے سربراہ رضا کارانہ کام کرنے والے ارکان ہوتے ہیں۔

پیشہ ور عمل کی کمی، تحقیق کے معیار اور جدید خدمات کی کمی کے بنیادی اسباب جن کی طرف شرکاء کی اکثریت نے اشارہ کیا، فنڈز کی کمی تھی۔ تجارتی تنظیمیں اپنی آمدنی کے لیے رکنیت کی فیس پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہیں جبکہ ویزا کے لیے سفارشات اور سرٹیفکیٹ آف اورینٹیشن کے اجراء سے بھی کچھ آمدنی مل جاتی ہے۔ تاہم، چونکہ رکنیت برقرار رکھنا اور نئے ارکان کی بھرتی بھی کچھ آرگنائزیشنز کے لیے ایک مسئلہ ہے، چنانچہ فنڈنگ کے ذرائع غیر مستحکم ہو جاتے ہیں۔

⁵⁶ R. Doner and B.R. Schneider (2000). "Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than Others", *Business and Politics*, Vol. 2, No. 3.

⁵⁷ CIPE (2019). "Business Associations for the 21st Century. Guides and Tools", Washington D.C.: CIPE

⁵⁸ دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ سیکرٹریس میں درج شدہ ایشیاسازیا کاروباری کمیٹی یا کارپوریٹ ادارے یا کنفیڈریشنز اور ایسوسی ایٹ ارکان ان اداروں میں سے نہیں ہو سکتے۔ (ٹریڈ آرگنائزیشنز رولز کا ضابطہ 11، ذیلی ضابطہ 7)

⁵⁹ M. Heseltine (2012). "No Stone Unturned: Chamber Of Commerce International Comparisons", BIS/12/1214. London: Dept. for Business, Innovation and Skills.

⁶⁰ تجارتی تنظیموں کے عہدیداران اور انتظامیہ کے ساتھ گفتگو سے معلوم ہوا کہ تجارتی تنظیموں کا سیکرٹریٹ الیکشن کے انتظامات کے مختلف پہلوؤں پر سالانہ اوسطاً 70 سے 90 دن خرچ کرتا ہے، اس اوسط کا انحصار تجارتی تنظیم کے ارکان کی تعداد پر ہوتا ہے۔

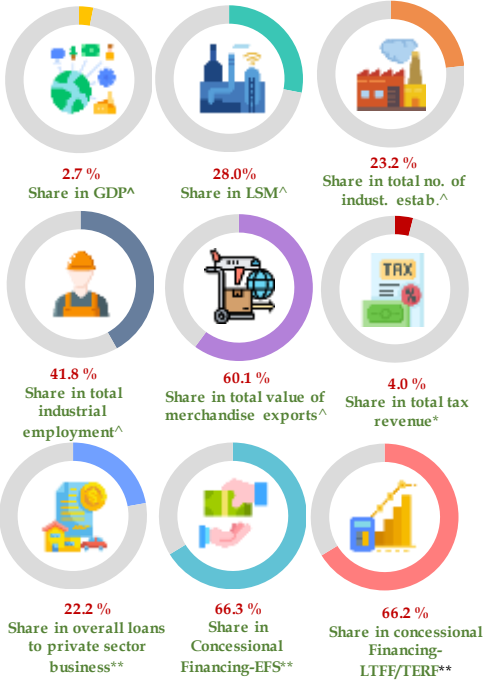
معاشی نمو اور ترقی میں تجارتی تنظیموں کا کردار

مختلف اقسام تک کے شعبے شامل ہیں۔ پاکستان میں ڈی جی ٹی او کے پاس اندراج رکھنے والی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی کل 19 تنظیمیں ہیں جبکہ 6 کیمیکل کے کاروبار میں، 8 دھات کے کاروبار اور 14 انجینئرنگ کے شعبے میں ہیں۔⁶⁴ ٹیکسٹائل کی بعض تجارتی تنظیمیں کئی عشروں سے قائم ہیں۔ مثال کے طور پر کراچی کاٹن ایسوسی ایشن 1933ء میں قائم کی گئی تھی، جب کہ آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن

گیا ہے، لیکن یہ ابھی منظور نہیں ہو سکا ہے،⁶² تاہم ایک سالہ مدت رکھنے کا سبب قیادت کو بار بار تبدیل کرنا ہے، اور چونکہ یہ عہدیداران صنعت میں فعال ہوتے ہیں اور ان کو اپنا کاروبار بھی چلانا ہوتا ہے، اس لیے وہ عہدوں کی مختصر مدت کو ترجیح دیتے ہیں۔

پچھلے پیراگرافوں میں بحث پاکستان میں مختلف علاقوں اور کاروباری کلسٹرز کی نمائندہ تجارتی تنظیموں کے مجموعی نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے۔ تاہم، ٹیکسٹائل سیکٹر کی، جو سب سے اہم صنعتوں میں سے ایک ہے، تجارتی تنظیموں کا قریبی جائزہ لینے سے اس موقف کو تقویت ملتی ہے کہ یہ چینج ملک کے مختلف خطوں اور کاروباری کلسٹرز (جن کی نمائندگی تجارتی تنظیمیں کرتی ہیں) میں گہری جڑیں رکھتے ہیں۔

شکل 1.7: پاکستان کے شعبہ ٹیکسٹائل اور ملبوسات میں سرگرمیوں کی صورت حال



Note: share in LSM and GDP, no. of industrial establishments, and industrial employment have been taken from CMI2015-16 and thus represent FY16 data. The rest of the stats have been sourced from ^{*}FBR, ^{**}SBP, [^]PBS and represent FY21 dataset.

All shares include both textile and apparel sector.

1.4 کس اسٹڈی: ٹیکسٹائل کے شعبے میں تجارتی تنظیموں کا کردار

بیشتر کلیدی بیانیوں کے لحاظ سے ٹیکسٹائل صنعت پاکستان کی معیشت کے سب سے بڑے شراکت داروں میں سے ایک ہے۔ برآمدات ہو، صنعتی پیداوار ہو یا غیر زرعی روزگار، اس شعبے کا اثر سب جگہ غالب ہے (شکل 1.7)۔ بنیادی معاشی چیلنجوں کے علاوہ، ٹیکسٹائل کا شعبہ اپنی سپلائی چین میں بھی بہت سے چیلنجوں سے دوچار ہے، ان میں تحفظ پسندی، کمزور ریسرچ اور ڈیولپمنٹ، نیم ہنرمند مزدور، تعلیمی اداروں اور صنعت کے مابین کمزور روابط اور نئی برآمدی منڈیوں کو تنوع بنانے میں ناکامی شامل ہیں۔⁶³ جیسا کہ پچھلے سیکشنوں میں بحث کی گئی ہے سرکاری و نجی اشتراک کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل سیکٹر کی تنظیموں کا منظم اور فعال اتحاد ان چیلنجوں سے نمٹنے میں مدد دے سکتا ہے۔

ٹیکسٹائل سیکٹر میں بڑی تعداد میں تنظیمیں ہیں جو اس کی رسد کی زنجیر میں مختلف ذیلی شعبوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان میں خام مال سے لے کر تیار شدہ مصنوعات کی

⁶² فریڈ آرگنائزیشن (ترجمی) ایکٹ 2021ء

⁶³ Tanveer, M. and Zafar, Sarah (2012). "The stagnant performance of textile industry in Pakistan", *European Journal of Scientific Research*,

Kazmi, S.A.Z. and Takala, J. (2014). "An Overview of Pakistan's Textile Sector from Operational Competitive Perspective—A Suggestive Analysis", *World Journal of Engineering and Technology*; SMEDA (2005). "Textile Vision", available at

www.tco.com.pk/documents/aecddb9e4c.PDF ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

⁶⁴ ماخذ: ڈی جی ٹی او، www.dgto.gov.pk ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

اور پاکستان سلک اینڈ ریاریں ملز ایسوسی ایشن ء 1950 کی دہائی کے آخر میں قائم کی گئی تھیں۔⁶⁵

ثبوت پر مبنی کمزور پیروکاری
ٹیکسٹائل کی زیادہ تر تجارتی تنظیمیں پیروکاری کے بنیادی طریقے استعمال کرتی ہیں جیسے پریس ریلیز، خطوط، میڈیا کے ساتھ سرگرمیاں اور بیورو کریٹس سے ملاقاتیں تاکہ متعلقہ سرکاری میکر و آگنٹس، شعبے سے مخصوص پالیسیوں کو آگے بڑھایا جائے۔ صرف چند تنظیمیں باریک بینی سے اور غور و فکر پر مبنی پیروکاری اقدامات کرتی ہیں جیسے تحقیقی مقالے، کانفرنسیں، اور پالیسی بریف (شکل خ 1.8)۔

ٹیکسٹائل شعبے کی تجارتی تنظیموں میں حالیہ اضافہ پاکستان ٹیکسٹائل کونسل کے قیام سے ہوا، جو اپنا تعارف تحقیق اور پیروکاری کے پلیٹ فارم کے طور پر کرتی ہے۔⁶⁶ جیسا کہ پچھلے سیکشن میں بتایا گیا، یہ ڈی جی ٹی او کے پاس باضابطہ رجسٹرڈ تجارتی تنظیمیں نہیں ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پی ٹی سی کے بورڈ میں شامل کمپنیاں بھی ڈی جی ٹی او کے پاس رجسٹرڈ مختلف روایتی ٹیکسٹائل تجارتی تنظیمیں ہیں، لیکن ان میں سے صرف کچھ کمپنیاں رجسٹرڈ ٹیکسٹائل تجارتی تنظیموں کے عہدیداروں کے طور پر فعال کردار ادا کرتی ہیں۔⁶⁷

شکل خ 1.8: ٹیکسٹائل کی تجارتی تنظیموں کا پیروکاری طریقوں کا استعمال

	Practice	Do not practice
Research Paper	3	10
Conference	6	7
Policy Brief	6	7
Social Media	7	6
Trips to Bureaucrats	9	4
Website	10	3
Seminar/Roundtable	11	2
Media Engagement	12	1
Letters to Ministers	13	
Press Releases	13	

Note: Total 13 associations were surveyed

Source: Survey conducted as per Annexure II

سرورے کے نتائج کے مطابق پاکستان کی ٹیکسٹائل ایسوسی ایشنز میں اپنی ویلیو چین کی فعال ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک مضبوط تحقیقی ماحول کا فقدان پایا جاتا ہے۔ تیرہ میں سے صرف چار ایسوسی ایشنز میں تحقیقی شعبہ موجود ہے، جس کا مخصوص عملہ ہے جو مارکیٹ کے ابھرتے ہوئے رجحانات، مصنوعات کے تنوع،

سرکاری ونجی اشتراک میں ٹیکسٹائل شعبے کی تجارتی تنظیموں کے کردار اور مارکیٹ میں ان کی تکمیلی خدمات کی فراہمی کا جائزہ لینے کے لیے یہ سیکشن ٹیکسٹائل شعبے کی سرکردہ تنظیموں کے نمائندوں (جدول ب، ضمیمہ I) اور سرکاری اور ونجی شعبے کے دیگر فریقوں کے ساتھ بات چیت پر مبنی ہے۔⁶⁸

سرکاری ونجی اشتراک

ٹیکسٹائل شعبے کی تجارتی تنظیموں میں سرکاری ونجی اشتراک کی صورت حال ملک کی تجارتی تنظیموں میں سرکاری ونجی اشتراک کی مجموعی حالت سے مختلف دکھائی نہیں دیتی۔ ٹیکسٹائل سیکٹر کی تجارتی تنظیمیں پیروکاری کے معاملے میں مضبوط ہیں تاہم، اس کے لیے استعمال ہونے والے طریقہ جات ثبوت پر مبنی پالیسی کی پیروکاری کے ماحول کی طرف اشارہ نہیں کرتے، جب کہ سرکاری ونجی اشتراک کا ادارہ جاتی فریم ورک بھی کمزور دکھائی دیتا ہے۔

⁶⁵ ماخذ: متعلقہ ایسوسی ایشنز کی ویب سائٹس جنہیں 25 جنوری 2022ء کو دیکھا گیا۔

⁶⁶ ماخذ: پاکستان ٹیکسٹائل کونسل، www.ptc.org.pk ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

⁶⁷ ٹیکسٹائل کی تجارتی تنظیموں کے عہدیداران کی تفصیلات متعلقہ تنظیموں کی ویب سائٹ سے لی گئی ہیں اور ان کی جانچ پڑتال پاکستان ٹیکسٹائل کونسل کی ویب سائٹ سے کی گئی۔ ویب سائٹس کو 25 جنوری

2022ء کو دیکھا گیا۔

⁶⁸ ڈی جی ٹی او کے پاس رجسٹرڈ ٹیکسٹائل کی تجارتی تنظیموں کی تعداد 19 ہے (کیوس، نیچے اور قائلین بنانے والے ادارے ان میں شامل نہیں)۔ ان میں سے 3 تنظیموں نے جواب نہیں دیا جبکہ چھوٹی پاور لومز، پیٹ لومز اور دھاگوں کے کاروبار کی نمائندہ 3 دیگر تنظیموں سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ چنانچہ 19 میں سے 13 سے سرورے کیا گیا۔ مزید برآں، اس سیکشن کی تیاری میں ٹیکسٹائل کمشنر آفس، ٹیکسٹائل ڈویژن (دو وزارت تجارت)، ڈی جی ٹی او آفس اور ونجی شعبے کی ان دیگر تنظیموں کے عہدیداران سے ہونے والی گفتگو سے مدد لی گئی ہے جو ڈی جی ٹی او سے رجسٹرڈ نہیں ہیں، یعنی پاکستان ٹیکسٹائل کونسل اور پاکستان اپریل فورم۔

معاشی نمو اور ترقی میں تجارتی تنظیموں کا کردار

فیڈرل ٹیکسٹائل بورڈ کا بنیادی مقصد کپاس کی کاشت سے لے کر اعلیٰ قدر اضافی والی برآمدات تک پوری رسد زنجیر میں ٹیکسٹائل صنعت انڈسٹری کی مسلسل نگرانی اور اس شعبے کی ترقی میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا تھا۔ اسٹیٹ بینک نوعیت کے اور صنعت پر مرکوز افعال⁷⁰ کے ساتھ ساتھ، بورڈ ماہ میں کم از کم ایک بار اجلاس کر کے متعلقہ صنعتی فریقوں اور سرکاری اداروں کے درمیان آپریشنل بنیادوں پر فرق کو دور کرنے کا بھی ذمہ دار تھا۔ مزید برآں، فیڈرل ٹیکسٹائل بورڈ کو ٹیکسٹائل شعبے کی تجارتی تنظیموں کے کردار اور سرگرمیوں کی تشکیل نو بھی کرنا تھی تاکہ وہ معلومات کے فرق کو دور کرنے میں فعال حصہ لے سکیں۔

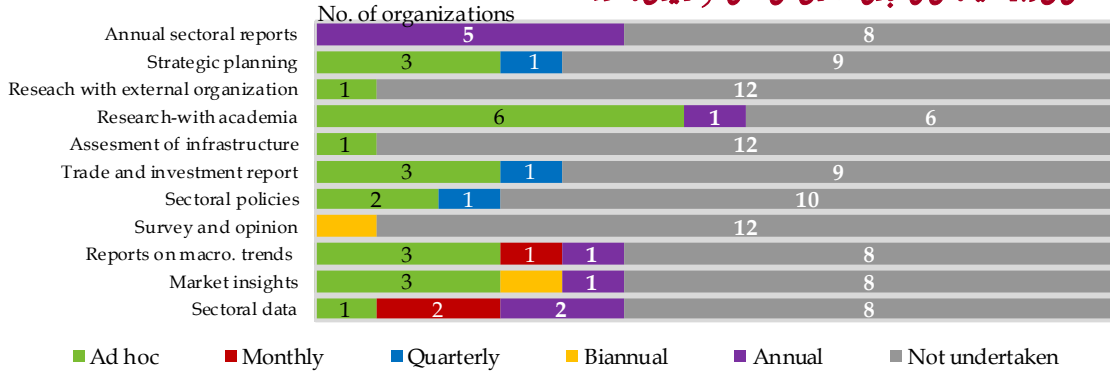
تاہم وزارت ٹیکسٹائل صنعت کے وزارت تجارت میں انضمام کے بعد ٹیکسٹائل بورڈ بڑی حد تک غیر فعال رہا۔ ٹیکسٹائل پالیسی 14-2009ء کی تشکیل کے وقت یہ غیر فعال تھا، اور اگرچہ 19-2014ء کی ٹیکسٹائل پالیسی میں ایف ٹی بی کی تنظیم نو اور اس کے دوبارہ نوٹیفیکیشن کا ذکر کیا گیا تھا، لیکن تب سے یہ غیر فعال رہا ہے۔⁷¹ اگرچہ، ٹیکسٹائل اور ملہوسات کی پالیسی 25-2020ء کے تحت حکومت کا ٹیکسٹائل کی تجارتی تنظیموں سے مشورہ کرنے، اور مختلف شعبہ جاتی امور کے لیے

اختراعات، یا حکمت عملی پر مبنی پالیسی سازی کے سلسلے میں کسی تحقیقی مواد میں اپنا حصہ ڈال سکے۔ ٹیکسٹائل شعبے کی تجارتی تنظیموں کا تحقیقی مواد بھی جمع کردہ شواہد کی نوعیت اور تعلیمی اور دیگر تحقیقی اداروں کے ساتھ اشتراک، دونوں لحاظ سے اپنے دائرے میں محدود ہے (شکل خ 1.9)۔

ادارہ جاتی تشکیل

اگرچہ ٹیکسٹائل شعبے کی سرکردہ تجارتی تنظیموں کو پالیسی کی تشکیل یا نفاذ کے موقع پر حکومت اپنے ساتھ ملائی ہے، تاہم اس شعبے کی مخصوص پالیسی کو آگے بڑھانے کے لیے مشترکہ مشاورتی بورڈ موجود نہیں ہے۔ حکومت نے 2002ء میں سرکاری اور نجی متعلقہ فریقوں کی نمائندگی رکھنے والے فیڈرل ٹیکسٹائل بورڈ کی تشکیل کا اعلان کیا تھا۔⁶⁹ سرکاری شعبے کی نمائندگی متعلقہ وزارتوں کے علاوہ سرکاری شعبے کے اداروں نے کی جیسا کہ ٹیکسٹائلز، صنعتیں، پیداوار اور خصوصی اقدامات، کامرس، فنانس، اسٹیٹ بینک وغیرہ۔ نجی شعبے سے حکومت نے فیصل آباد، کراچی اور لاہور میں واقع ٹیکسٹائل کلشٹروں سے افراد اور فرموں کو نامزد کیا۔ تاہم، ٹیکسٹائل تجارتی تنظیموں کی کوئی نمائندگی نہیں تھی۔

شکل خ 1.9: ٹیکسٹائل کی تجارتی تنظیموں میں تحقیقی سرگرمیوں کا تعدد



Note: Total 13 associations were surveyed

Source: Survey conducted as given in Annexure II

⁶⁹ ماخذ: ایئر بک (2005-06)، وزارت ٹیکسٹائل صنعت، حکومت پاکستان۔

⁷⁰ بورڈ بنیادی طور پر ان چیزوں کا ذمہ دار ہے: (1) ٹیکسٹائل پالیسی پر عملدرآمد اور نگرانی، (2) کارکردگی کی نگرانی، (3) ٹیکنالوجی کی اپ گریڈیشن، کوالٹی کے معیارات اور تربیت کے ضروریات کا تجزیہ، (4) حکومت اور صنعت کے مابین روابط کی کمی کو پورا کرنا، (5) کاروبار کے لیے مشاورتی خدمات کی فراہمی، (6) سرمایہ کاری کا فروغ، اور (7) انسانی وسائل کی ترقی۔

⁷¹ ماخذ: ٹیکسٹائل پالیسی 14-2009ء اور ٹیکسٹائل پالیسی 19-2014ء، ٹیکسٹائل ڈویژن۔

بکس خ 1.2: بھارت اور سری لنکا کے شعبہ ملبوسات میں ہمہ گیر اداروں کی مثالیں

پاکستان کے مقابلے میں بھارت اور سری لنکا کے ادارہ جاتی ڈھانچے سے مفید معلومات سامنے آتی ہیں۔

بھارت: بھارت میں کئی شعبہ جاتی برآمدی فروغ کی کونسلز ہیں، جن میں سے ایک ملبوسات کی برآمدی فروغ کونسل (ایپریل ایکسپورٹ پروموشن کونسل، اے ای پی سی) جو 1978ء میں قائم ہوئی۔ یہ اس صنعت میں عملدرآمد کے لیے ایک نئی سرکاری اشتراک سے قائم ادارہ ہے جو ملبوسات کی برآمدات کو فروغ دیتا ہے۔ اے ای پی سی کو بھارت کے انڈیٹیکسٹل اور ملبوسات کی صنعت نے ملبوسات کی برآمدات کو معیاری بنانے اور فروغ دینے کے لیے قائم کیا تھا، اس کی ایگزیکٹو کونسل میں حکومت کی نمائندگی تھی۔ اے ای پی سی کی قیادت کا تعلق نئی شعبے سے ہے جبکہ یہ بھارتی وزارت ٹیکسٹائل کو رپورٹ کرتی ہے۔^{الف}

اے ای پی سی کی کوششوں کی وجہ سے بھارت نے اعلیٰ قدر اور خصوصی مصنوعات جیسے انسانی ساختہ فائبر ملبوسات، میڈیکل ٹیکسٹائل اور ٹیکنیکل ٹیکسٹائل پر توجہ مرکوز کرنے کی حکمت عملی بنائی ہے۔ اس میں ایک مستقل تحقیق و ترقی کاسیل ہے۔ یہ ایک پندرہ روزہ رسالہ بھی شائع کرتا ہے، جو ماہرین اور صنعت کے رہنماؤں کی آراء پیش کرتا ہے اور سال میں دو بار انڈیا انٹرنیشنل گارمنٹ میلے کا بھی اہتمام کرتا ہے۔ ملبوسات برآمد کرنے والی زیادہ تر فرمیں نئی منڈی کی تلاش، بین الاقوامی میلوں اور ٹیکنیکل رہنمائی کے لیے اے ای پی سی کے پاس خود کو رجسٹر کراتی ہیں۔

یہ تنظیم ٹیکنالوجی کی اپ گریڈیشن، ٹیکسٹائل شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو راغب کرنے، غیر ملکی خریداروں کے لیے فوکل ہاڈی بننے اور ملک کے بنیادی ڈھانچے جیسے بجلی، بندرگاہ، نقل و حمل، پانی اور لیبر کو بہتر بنانے کے لیے بھارتی دفتر خارجہ سمیت مختلف سرکاری محکموں سے مل کر کام کرتی ہے۔^ب اے ای پی سی 14 تربیتی ادارے بھی چلاتی ہے جنہوں نے ٹیکسٹائل میں کام کرنے والوں کو تربیت دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور ٹیکسٹائل کی صنعت اور متعلقہ حکومتی بیوروکریسی میں انتظامی مہارتیں بھی بہم پہنچاتی ہیں۔^ج

سری لنکا: 2002ء میں پانچ ٹیکسٹائل ایسوسی ایشنز نے حکومت سے مل کر طویل مدتی اسٹریٹجک پلان پر کام کرنے، اور ملٹی فائبر اریجنٹ کے بعد کے دور میں کوٹہ مختص کرنے کی پالیسی کے خاتمے سے نمٹنے کے لیے کام شروع کیا۔ ایسوسی ایشنز یعنی سری لنکا ایپریل ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن، فیبرک اینڈ ایکسیسریز مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، سری لنکا جیمیر آف گارمنٹ ایکسپورٹرز، سری لنکا سورسنگ ایسوسی ایشن، اور فرنی ٹریڈرز مینوفیکچررز ایسوسی ایشن۔ کا تعلق متنوع پس منظر سے تھا اس لیے وہ ایک ہی بڑے ادارے کے تحت مختلف شعبہ جاتی مفادات کی نمائندگی کر رہی تھی۔

روابطہ کو مضبوط بنانے اور خریداروں اور سپلائرز کے ساتھ اتحاد کو مضبوط بنانے کے مقصد سے تشکیل دیا گیا، جو انٹنیشنل ایسوسی ایشن اپریل فورم (جے اے ایف) دو طرفہ اور کثیر جہتی مسائل، الاقوامی مارکیٹنگ، اور پیداواریت جیسے اسٹریٹجک مسائل پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ ان میں سے بیشتر متعدد پروگرام جے اے ایف نے مارکیٹ کی ترقی اور بین الاقوامی ایجنگ کی تشکیل پر توجہ دے کر مکمل کیے تاکہ ان اداروں کو مسابقتی برتری مل سکے۔

اس کے علاوہ جے اے ایف نے سری لنکا کے ملبوسات کے شعبے سے متعلق تجارتی پالیسی کے فریم ورک کے لیے سہولت کاری، گفت و شنید اور مسودے کی تیاری میں مدد کی ہے۔ مثال کے طور پر جے اے ایف کی کوششوں کی وجہ سے سری لنکا نے 2014ء میں امریکہ کے ساتھ ایک دو طرفہ فری ٹریڈ ایگریمنٹ کیا۔ جے اے ایف نے کارکنوں کی پیداواریت کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے ہیں جیسے برطانیہ میں چارٹرڈ انسٹی ٹیوٹ آف مارکیٹنگ کی شراکت سے تربیتی پروگرام، نارٹھ کیرولائنا اسٹیٹ یونیورسٹی کا لچ آف ٹیکسٹائل کے ساتھ فیشن کی ترقی میں ڈگری کورسز اور لندن اسکول آف فیشن ڈیزائن کی شراکت سے ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی میں ڈیزائن کورسز۔ یہ تنظیم سری لنکا کی ٹیکسٹائل انڈسٹری کی آٹومیشن پر بھی کام کر رہی ہے، اور اس نے سری لنکا کے نام کو اخلاقی ملبوسات (ethical clothing) کے ذریعے کے طور پر فروغ دینے کے لیے کامیاب پروگرام منعقد کیے ہیں۔^د

حوالہ جات:

الف سی ہال (2018ء)۔ The AEPC: Learning More About India's Apparel Export Promotion Council، دی سورسنگ جرنل؛ اپریل ایکسپورٹ پروموشن کونسل، میورنڈم آف ایسوسی ایشن:

www.aepcindia.com/system/files/20170915_Memorandum_Articles_of_Association_of_the_council.pdf/ accessed on)

www.dol.gov/sites/dolgov/files/ILAB/submissions/20091210c.pdf accessed on (January 28, 2022)؛ یو ایس ڈی پارٹنمنٹ آف لیبر: (January 28, 2022)؛ ڈاکٹر جی یو گاندن (2015ء) Textile Export Promotion in India-Salient Features بون فائرنگ انٹرنیشنل جرنل آف انڈسٹریل انجینئرنگ اینڈ مینجمنٹ سائنس، جلد (1) ص 4-1۔

انڈیا کنٹری اسٹڈی (2019ء)۔ ایکسپلوریشن: فیئر فائونڈیشن

نڈی داس (2014ء)۔ India, the next China? Analysis of the unique firm resources claimed by Indian apparel export firms مارکیٹنگ اینڈ مینجمنٹ، جلد (4) ص 378-393۔

نیم تیواڑی (2008ء)۔ Varieties of Global Integration: Navigating Institutional Legacies and Global Networks in India's Garment Industry کپی ٹیشن اینڈ چینج، جلد (1) ص 49-67۔

اے سنک (2015ء)۔ Environmental upgrading of apparel firms in global value chains: Evidence from Sri Lanka پیج پہلی کیٹیز، جلد (4) ص 19۔

317-335 ڈی۔ وی۔ اے۔ اور اے۔ جے۔ تھینا کون (2006ء) Trade Liberalization in Sri Lanka: A Case Study of the Garments Industry انسٹی آف پالیسی

انسٹی آف سری لنکا؛ ایس۔ کیگاما (2004ء) Readymade garment industry in Sri Lanka: Facing the Global Challenge انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی انسٹی ٹیوٹ آف

لنکا؛ ایچ جیتی لیک اور اے۔ و تھاناراجی (2016ء) Industry 4.0 in the Apparel-Manufacturing Sector: Opportunities for Sri Lanka فرسٹ انڈسٹری

کانفرنس آف مینجمنٹ ریسرچرز، سارادگاموایو نیورٹی آف سری لنکا؛ پی۔ اے۔ اے۔ اے۔ (2018ء) Repositioning in the global apparel value chain in the post-MFA era: Strategic issues and evidence from Sri Lanka ڈیولپمنٹ پالیسی ریویو، جلد 36، ص 247-269۔

شکل 1.11: اراکین کو سہولتوں کی فراہمی



Note: Total 13 associations were surveyed
Source: Survey conducted as per Annexure II

مزید برآں، پاکستان میں ٹیکسٹائل تجارتی تنظیموں کے معاملے میں وسائل اکٹھا کرنا بھی بہت محدود ہے۔ صرف چند ایسوسی ایشنز کے اراکان اپنے فنڈز میں، رکنیت فیس کے علاوہ، لیبر ٹریننگ، ٹیسٹنگ لیبارٹری، ٹیکنالوجی اپنانے وغیرہ جیسی قدر افزائی کی اعلیٰ خدمات کے قیام اور/یا چلانے کا بندوبست کرتے ہیں (شکل 1.14)۔ ایسا کوئی انتظام نہ ہونے کے سبب تجارتی تنظیمیں اپنے تربیتی پروگرام دو طرفہ عطیہ

مارکیٹ کے لیے یکمیلی خدمات اور تنظیمی رکاوٹیں

ٹیکسٹائل کی زیادہ تر تجارتی تنظیمیں اپنے اراکان کو بنیادی سہولتیں، جیسے ویزا میں آسانی، اور سی او او جاری کرتی ہیں (شکل 1.11)۔ کچھ تجارتی تنظیمیں نیٹ ورکنگ یا نئی منڈیوں کی تلاش کے مواقع بھی دیتی ہیں، جیسے بی ٹو بی میچنگ کی خدمات اور تجارتی نمائشیں (شکل 1.12)۔ تاہم مارکیٹ کے لیے ایسی یکمیلی خدمات جو تجارتی تنظیموں کو مالی طور پر مستحکم بننے میں مدد دیں، بڑی حد تک غائب ہیں۔

یہ بات اس حقیقت سے بھی عیاں ہے کہ ٹیکسٹائل سیکٹر کی زیادہ تر تجارتی تنظیموں میں فیس کے عوض مختلف امور (جیسے تحقیق) انجام دینے اور مختلف خدمات (جیسے تربیت، قانونی امداد اور ثالثی، معیار کی جانچ) پیش کرنے کے لیے متعلقہ پیشہ ور افراد پر مشتمل علیحدہ شعبوں کا فقدان ہے۔ اس کے بجائے یہ امور اور خدمات مختلف کمیٹیاں رضاکارانہ انجام دیتی ہیں، جس سے تجارتی تنظیموں کو مالی طور پر مستحکم بننے میں مدد نہیں ملتی تاکہ وہ سرکاری نجی موثر اشتراک کا حقیقی کام انجام دے سکیں (شکل 1.13)۔

معاشی نمو اور ترقی میں تجارتی تنظیموں کا کردار

تاہم، حال ہی میں بعض سرکردہ ایسوسی ایشنز نے صنعت کی ویلیو چین کی معاونت کے لیے کچھ تحقیقی کام شروع کیے ہیں۔ مثال کے طور پر اے پی ٹی ایم اے نے 'اٹما کائن فاؤنڈیشن' کی بنیاد رکھی ہے، جو سرکاری اور نجی تحقیقی اداروں کے اشتراک سے بڑے پیمانے پر کپاس کی پیداوار کے لیے کارپوریٹ فارمنگ ماڈل متعارف کرائے گی۔⁷⁴ یہ فاؤنڈیشن ماڈل فارمز بنائے گی، جہاں کسان اپنی فصل کی نگرانی کے لیے جدید ٹیکنالوجی جیسے ڈرون اور مصنوعی سیاروں کی تصاویر استعمال کریں گے۔ اس کے علاوہ اس منصوبے کا مقصد بین الاقوامی ہمسر اداروں کے تعاون سے علمی مراکز، بائیو ٹیک لیبارٹری اور تحقیقی ادارے قائم کرنا بھی ہے۔

شکل خ 1.14: سہولتوں کے لیے وسائل اکٹھا کرنا



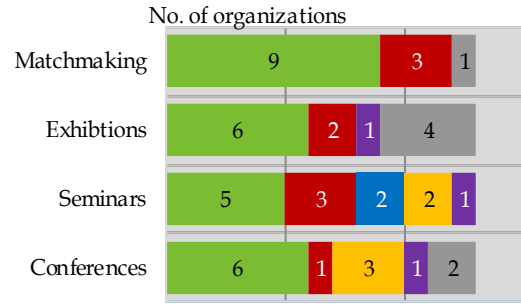
Note: Total 13 associations were surveyed
Source: Survey conducted as per Annexure II

خ 1.5: اختتامی تمہرہ

تجارتی تنظیمیں مارکیٹ کی معاونت کرنے والی اور ایسی تکمیلی خدمات پیش کرتی ہیں جن سے براہ راست اور بالواسطہ طور پر سرکاری اور نجی شعبوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ پاکستان وژن 2025ء کے تحت، حکومت نے تبدیلی کے عمل انگیز کے طور پر بھی تجارتی تنظیموں کی نشان دہی کی ہے جو حکومتی پالیسی اور اقتصادی منصوبوں کو

دہندگان کی اعانت سے چلنے والے اداروں کے تعاون سے منعقد کرتی ہیں، جب بھی یہ ادارے اپنے متعلقہ پروگرام شروع کرتے ہیں۔⁷³

شکل خ 1.12: ٹیکسٹائل کی تجارتی تنظیموں میں نیٹ ورکنگ کے اقدامات



Note: Total 13 associations were surveyed
Source: Survey conducted as per Annexure II

شکل خ 1.13: الگ الگ شعبوں کی موجودگی



Note: Total 13 associations were surveyed
Source: Survey conducted as per Annexure II

⁷³ مثال کے طور پر ٹیکسٹائل کی بہت سی تجارتی تنظیموں نے ڈونر کی قوم سے چلنے والے متعدد پروگراموں کے تحت لیبر کی بہتر مندی کے لیے تربیت کرائی ہے۔ اس ایڈا، انڈسٹری سپورٹ پروگرام،

www.smeda.org/index.php?option=com_content&view=article&id=16&Itemid=118 ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

www.prgmea.org/documents/10.pdf ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

⁷⁴ ماخذ: اے پی ٹی ایم اے، www.aprta.org.pk/better-days-for-cotton/ ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

تنظیموں کو مناسب نمائندگی دی جاتی ہے وہاں یہ بڑے شعبوں اور خطوں میں مشترکہ مشاورتی کونسلوں کی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔

رہنمائی دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔⁷⁵ تاہم، جیسا کہ اس باب میں کی گئی بحث سے ثابت ہوتا ہے، پاکستان میں تجارتی تنظیموں کے وجود کا مقصد پورا نہیں ہو رہا۔

اس کے لیے مرحلہ وار طریقہ کار کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے جس کے پہلے مرحلے میں سرکاری شعبہ پالیسی فارمز قائم کر سکتا ہے، مشترکہ قیادت کے ذریعے ان کی موثر تنظیم کو یقینی بنا سکتا ہے، اور ان کے لیے رقوم کا بندوبست کر سکتا ہے جس کے بعد رفتہ رفتہ نجی شعبے کو اس طرح کے پالیسی فارمز کی قیادت سنبھالنے اور ان کے مالی استحکام کا ذمہ دار بنانے کے لیے تیار کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ ان امور کا کوئی مستقل حل موجود نہیں ہے، اس لیے آگے بڑھنے کا راستہ یہی ہو گا کہ اصلاحات کی جائیں اور اپنی غلطیوں سے سیکھا جائے۔⁷⁷

اس کی جزوی وجہ یہ ہے کہ ملک میں سرکاری نجی اشتراک کا فریم ورک کمزور ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، مشترکہ مشاورتی فورمز کی عدم موجودگی خصوصاً قابل توجہ ہے، اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تجارتی تنظیموں کو ای اے سی اور سی پیک بزنس کونسل جیسے اعلیٰ سطح کی سرکاری مشاورتی کونسلوں میں مناسب نمائندگی نہیں دی جاتی۔ اس طرح ایک ادارے کی حیثیت سے متحرک سرکاری نجی اشتراک آگے بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ پاکستان میں تجارتی تنظیمیں اگر موثر کردار ادا کرنے سے قاصر ہیں تو ایک اور وجہ ان کی تنظیمی صلاحیتوں کی کمزور صورت حال ہے، حالانکہ تجارتی تنظیموں کے موثر سرکاری نجی اشتراک میں شامل ہونے اور اپنے ارکان کو مختلف قسم کی مارکیٹ کی تکمیلی خدمات پیش کر سکنے کے لیے یہ ایک لازمی شرط ہے۔ ان نقائص کے نتیجے میں، اصلاحات کا مطالبہ کرنے میں تجارتی تنظیموں کا کردار کمزور رہا ہے۔⁷⁶

دوسرا، اتنا ہی اہم قدم یہ ہے کہ ثبوت پر مبنی پالیسی سازی اپنائی جائے جس میں تجارتی تنظیموں کی طرف سے پالیسی کی پیروی کی بنیاد ثبوت پر ہو۔ اس مقصد کے لیے تجارتی تنظیموں کے قانونی فریم ورک کا اس نظر سے دوبارہ جائزہ لیا جاسکتا ہے کہ موثر سرکاری نجی اشتراک کی خاطر تجارتی تنظیموں کی درکار تحقیقی صلاحیتوں کو بہتر بنایا جاسکے۔

ذیل میں وسیع پالیسی تجاویز کے طور پر سات سفارشات پیش کی جا رہی ہیں۔ ان کا یہ بھی مقصد ہے کہ سرکاری اور نجی شعبے کے متعلقہ فریقوں کے درمیان اس موضوع پر بات چیت کے لیے کچھ نکات سامنے لائے جائیں کہ پاکستان کی اقتصادی ترقی اور پیش رفت میں حصہ ڈالنے کے لیے مضبوط، موثر اور پائیدار تجارتی تنظیمیں کس طرح بنائی جاسکتی ہیں۔

تیسرا، تجارتی تنظیموں کے تنظیمی امور میں بہتری کے پہلو سے قانونی فریم ورک کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ان میں یہ امور شامل ہو سکتے ہیں کہ تجارتی تنظیموں کو اپنی طویل مدتی سمت کا احساس دلانے کے لیے عہدے داروں کی مدت میں اضافہ کیا جائے، اور پیشہ ور عملے پر مشتمل الگ الگ شعبے قائم کر کے تجارتی تنظیموں کے سیکریٹریٹ کو مضبوط کیا جائے۔ اس کے علاوہ، رکنیت بڑھانے کے لیے تجارتی تنظیموں کی رکنیت لازمی قرار دینے پر غور کیا جاسکتا ہے، اور اسی کے مطابق تجارتی تنظیموں کی مالیات کو مستحکم کیا جاسکتا ہے۔ نیز، درجہ دار رکنیت کا طریقہ اختیار کرنے پر بھی غور کیا جاسکتا ہے، جس میں اس بات کی اجازت ہو کہ تجارتی تنظیمیں مختلف درجوں کے ارکان کو مختلف مالیت کی فیسوں کے عوض خدمات پیش کریں۔

سب سے پہلے، سرکاری شعبے کے نقطہ نظر سے حکومت کو سرکاری نجی اشتراک کے لیے ادارہ جاتی طریقہ کار بنانے کی ضرورت ہے جس میں بیوروکریسی قلیل اور طویل مدتی اقتصادی/کاروباری پالیسی سازی اور اس پر عمل درآمد سے متعلق امور پر نجی شعبے کو موثر طریقے سے شامل کر سکے۔ جن شعبہ جاتی اور علاقائی تجارتی

⁷⁵ منصوبہ بندی کمیشن (2014ء)۔ پاکستان وژن 2025ء، اسلام آباد: منصوبہ بندی کمیشن، وزارت منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات۔

⁷⁶ ماخذ: عالمی بینک (2017ء)۔ "Boosting Pakistan's Export Competitiveness: Private Sector Perspectives" ستمبر تا نومبر 2017ء کے دوران اسلام آباد، پشاور، کراچی اور لاہور میں ہونے والے گول میز اجلاسوں کی رودادیں۔ واٹسٹن ڈی سی، عالمی بینک۔

⁷⁷ B. Herzberg and A. Wright (2005). "Competitiveness Partnerships: Building and Maintaining Public-Private Dialogue to Improve the Investment Climate", The World Bank Group, Policy Research Working Paper Series, no. 3683. The PPD Handbook: "A Toolkit for Business Environment Reformers", available at www.publicprivatedialogue.org/papers، ویب سائٹ 19 مئی 2022ء کو دیکھی گئی۔

ضرورت ہے کہ دونوں کے مفادات کی نمائندگی میں توازن برقرار رکھا جائے اور تجارتی تنظیموں کی موثر سرگرمیوں کو یقینی بنایا جائے۔

چھٹا، نجی شعبے کو بھی چاہیے کہ تجارتی تنظیموں کو موثر بنائے۔ پاکستان میں مسابقت کی سطح کم رہی ہے، تحقیق، اختراع اور کارکردگی دکھانے کی بہت کم ترغیب دی جاتی ہے۔ چنانچہ نجی شعبے کو ایسے کسی دباؤ کا سامنا نہیں کرنا پڑا کہ وہ پیداواری صلاحیت بہتر بنائے، یا نئی منڈیاں اور مصنوعات تلاش کرے۔⁸⁰ اس کے نتیجے میں تجارتی تنظیموں کی جانب سے مارکیٹ کی مخصوص تکمیلی خدمات کی مانگ پست رہی ہے، اور ان کو بطور ایک ادارہ جاتی پلیٹ فارم استعمال کرتے ہوئے وسائل اکٹھے کر کے کفایت حجم کی معیشت حاصل نہیں کی جاسکتی۔ تاہم پاکستان معاشی آزاد روی (liberalization) کی طرف بتدریج پیش قدمی کر رہا ہے، جس سے جیسا کہ خ 1.2 میں بحث کی گئی ہے، کاروباری برادری کو تجارتی تنظیموں کی اصلاح کرنے کی ترغیب مل سکتی ہے۔⁸¹ اس سلسلے میں، مالی پائیداری کے لیے تجارتی تنظیموں کو کئی بزنس ماڈلز کو کھولنے کی ضرورت ہوگی کیونکہ طاقتور کاروباری تنظیموں کو مالی طور پر خود مختار ہونا چاہیے اور انہیں سرکاری و نجی اشتراک کے ساتھ ساتھ مارکیٹ کو تکمیلی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا، ان کاموں کے لیے رقوم رکینٹ کی زائد فیس، تدریجی رکینٹ سازی، یا وسائل مجتمع کرنے سے آسکتی ہیں جن کے بعد ثالثی کے مراکز، کوالٹی کی لیبارٹریاں، اور مزدوروں کو تربیت دینے جیسی خدمات طلب پر پیش کی جاسکتی ہیں۔

آخر میں، تعلیمی اداروں اور تھنک ٹینکس کو ترغیب دی جاسکتی ہے کہ وہ پاکستان کی معیشت میں مختلف تجارتی تنظیموں کے تعاون کی نوعیت اور حد کے بارے میں وقتاً فوقتاً اثرات کے جائزے اور کیس اسٹڈیز کریں۔

چوتھا، جیسا کہ پہلے حصوں میں زیر بحث آیا، حکومت کے نجی شعبے کے ساتھ تعلقات کو احتساب اور شفافیت کے ذریعے جواز دینے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے، سرکاری و نجی شراکت اور اس کی دستاویزات کو عام کرنا چاہیے، ان کے رسمی تجزیے اور قدر پیمائی کے لیے کافی وقت اور جگہ دی جائے اور یہ کام معاشی / صنعتی پوروی کرہی اور دیگر متعلقہ فریقوں مثلاً مسابقتی شعبوں کی تجارتی تنظیموں، تحقیقی اداروں، اور میڈیا وغیرہ کے ذریعے کیا جائے۔ مقصد یہ ہے کہ ناجائز منافع خوری کو کم کرتے ہوئے ہم آہنگی اور رائے عامہ کے غور و فکر کے مواقع تلاش کیے جائیں۔⁷⁸

پانچواں، اگرچہ تجارتی تنظیموں کی لازمی رکینٹ سے نمائندگی بہتر بنانے میں بھی مدد مل سکتی ہے، تاہم بڑے کاروباری اداروں کو پیروکاری کے فورم پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ پنی پی سی، پنی پی سی اور پنی اے سی جیسے بڑے کاروباری اداروں کی طرف سے تشکیل دیے گئے پیروکاری کے فورمز، جنہیں سرکردہ مقامی اداروں، کاروباری گروپوں اور ملٹی نیشنل کارپوریشنوں کے اشتراک سے بنایا گیا ہے، دراصل بڑے پیمانے پر صنعتی اور مالی شعبوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اقتصادی نمو اور ترقی کے لیے جن کی ضرورت ہے۔

اگرچہ بڑے کاروباری ادارے بھی مختلف روایتی تجارتی تنظیموں، یعنی جیمبر زاور ایسوسی ایشنز کا ایک حصہ ہیں، تاہم چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی تعداد ان سے زیادہ ہو چکی ہے، جس کی وجہ سے بڑے پیمانے کے صنعتی اور مالی شعبے کے مفادات کو دبا لیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایس ایم ایز جن کی تجارتی تنظیموں میں زیادہ تعداد ہے، کے مفادات بھی اہم ہیں جبکہ بڑے کاروباری ادارے تجارتی تنظیموں میں غیر فعال یا کم فعال ہوتے ہیں، تو یہ نجی شعبے کی منتشر نمائندگی کا باعث بنتا ہے اور اس طرح حکومت اور کاروبار کے تعلقات پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔⁷⁹ لہذا پالیسی سازوں کو یہ کوشش کرنے کی

⁷⁸ D. Rodrik (2004). "Industrial Policy for 21st Century", Special Publication for UNIDO. Cambridge, MA: Harvard University

⁷⁹ Schneider, B. R. (2015). "Designing industrial policy in Latin America: Business-state relations and the new developmentalism", New

York, NY: Palgrave Macmillan US

⁸⁰ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (2020ء)۔ "خصوصی سیکشن: پاکستان میں تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت، پیداواریت بڑھانے میں مسائل دشواریاں"

www.sbp.org.pk/reports/quarterly/fy20/Third/Special-Section.pdf

⁸¹ مثال کے طور پر پاکستان نے شرح مبادلہ کے مارکیٹ پر مبنی طریقہ کار کی طرف پیش قدمی کی ہے۔ نیز، درآمدی نرخ ایشیائے سرمایہ، ولساتی مصنوعات اور خام مال پر پیشہ نیرف پالیسی (2019ء) کے تحت معقول بنائے جا رہے ہیں تاکہ ملکی مارکیٹ میں مسابقت کو ترغیب ملے۔ (وزارت خزانہ 2020-21ء، پاکستان کا اقتصادی سروے)

ضمیمہ اول- سروے شدہ تجارتی تنظیموں کی فہرست⁸²
جدول الف: سرکردہ چیئرمین اور ایگزیکٹو افسرین کا سروے سیشن 3 کے لیے کیا گیا

نمبر شمار	ایگزیکٹو افسر اور چیئرمین	مخفف	نمبر شمار	ایگزیکٹو افسر اور چیئرمین	مخفف
1	وفاق ایوان ہائے صنعت و تجارت پاکستان	ایف پی سی آئی	10	پاکستان کیمیکل مینوفیکچررز ایسوسی ایشن	پی سی ایم اے
2	ایوان صنعت و تجارت کراچی	کے سی سی آئی	11	رائس ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن پاکستان	آری اے پی
3	ایوان صنعت و تجارت کوئٹہ	کیو سی سی آئی	12	سر جیکل انٹرومنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن پاکستان	ایس آئی ایم اے پی
4	ایوان صنعت و تجارت سرحد	ایس سی سی آئی	13	پاکستان ٹینکس ایسوسی ایشن	پی بی اے
5	ایوان صنعت و تجارت لاہور	ایل سی سی آئی	14	پاکستان سافٹ ویئر ہاؤس ایسوسی ایشن	پاشا
6	ایوان صنعت و تجارت فیصل آباد	ایف سی سی آئی	15	پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن	پی ایس ایم اے
7	ایوان صنعت و تجارت راولپنڈی	آر سی سی آئی	16	پاکستان بناستی مینوفیکچررز ایسوسی ایشن	پی ڈی ایم اے
8	ایوان صنعت و تجارت سیالکوٹ	ایس سی سی آئی	17	پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن	پی اے ایم اے
9	ایوان صنعت و تجارت اسلام آباد	آئی سی سی آئی	18	آل پاکستان سینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن	اے پی سی ایم اے

جدول ب: سرکردہ ٹیکسٹائل ایگزیکٹو افسرین کا سروے سیشن 4 کے لیے کیا گیا

1	آل پاکستان ٹیکسٹائل پراسیسنگ ملز ایسوسی ایشن	اے پی ٹی ایم اے	8	پاکستان ڈینم مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن	پی ڈی ایم ای اے
2	آل پاکستان بیڈ شیٹس اینڈ اپ ہولسٹری مینوفیکچررز ایسوسی ایشن	اے پی بی یو ایم اے	9	پاکستان ہوزری مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن پی ایچ ایم اے	
3	آل پاکستان کاٹن پاور لوومز ایسوسی ایشن	اے پی سی بی ایل اے	10	پاکستان ریڈی میڈ گارمنٹس مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز پی آر جی ایم ای اے ایسوسی ایشن	
4	پاکستان ہیڈ ویئر ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن	پی ہیڈ ویئر	11	پاکستان سلک اینڈ ریان ملز ایسوسی ایشن	پی ایس آر ایم اے
5	پاکستان نٹ ویئر اینڈ سویٹرز ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن	پاک سی	12	پاکستان ٹیکسٹائل ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن	پی ٹی ای اے
6	پاکستان کاٹن جزر ایسوسی ایشن	پی سی جی اے	13	ناول مینوفیکچررز ایسوسی ایشن آف پاکستان	ٹی ایم اے
7	پاکستان کلا تھ مرچنٹس ایسوسی ایشن	پی سی ایم اے			

⁸² تجارتی تنظیموں سے جنوری 2022ء میں سروے کیا گیا تھا۔ فہرست میں دی گئی تنظیموں کے علاوہ چند دوسری تجارتی تنظیموں سے بھی رابطہ کیا گیا تھا تاہم انہوں نے جواب نہیں دیا۔

بنیادی معلومات	تنظیم کا نام:
قیام کا سال:	جواب دہندہ کا نام اور عہدہ:
تاریخ:	
رکنیت، ساخت، تنظیم، مالیت	

- 1) کیا آپ کے ہاں مرحلہ وار رکنیت، اس کی فیس اور خدمات کی الگ الگ سطحیں ہیں؟ (کسی ایک پر نشان لگائیں)
- الف) جی ہاں، ہمارے ہاں مختلف ارکان کے لیے فیس کے مختلف درجے اور زمرے ہیں
- ب) جی نہیں، ہم اپنے تمام ارکان سے یکساں فیس لیتے ہیں، اور درجے یا زمرے نہیں ہیں
- 2) کیا آپ کے ہاں درج ذیل سرگرمیوں میں سے ہر ایک کے لیے الگ شعبے ہیں: کیا ہر شعبے کا اپنا نکل و قتی یا معاوضہ عملہ ہے جو متعلقہ پیشہ ورانہ اہلیت رکھتا ہے؟ مرحلہ وار رکنیت، اس کی فیس اور خدمات کی الگ الگ سطحیں ہیں؟ (متعلقہ جواب پر نشان لگائیں)
- الف) تحقیق
- ب) حقوق املاک دانش
- ج) قانونی مدد
- د) ارکان کی تربیت و ترقی
- ه) بی ٹی نیٹ ورکنگ اور کارپوریٹ امور کا انتظام کرنا
- و) معیار کا تصدیق نامہ، لیبلنگ، بیسنگ لیبارٹری وغیرہ
- 3) کیا آپ کی تنظیم طویل مدتی اسٹریٹیجی (3 سے 5 سال) تیار کرتی ہے جس میں اس عرصے کے دوران پورے کرنے کے لیے مخصوص اہداف متعین کیے جاتے ہوں؟ (کسی ایک پر نشان لگائیں)
- الف) جی ہاں، صرف ڈی جی ٹی او کو بتایا ہے
- ب) جی ہاں، عام لوگوں کے لیے مشترکہ ہے
- ج) جی نہیں
- 4) کیا آپ کی تنظیم سالانہ رپورٹیں شائع کرتی ہے جن میں تنظیم کی کارکردگی، سرگرمیوں، اقدامات اور مالی اخراجات کی تفصیل دی جاتی ہو؟ (کسی ایک پر نشان لگائیں)
- الف) جی ہاں، عام لوگوں کے لیے مشترکہ ہے
- ب) جی ہاں، لیکن عام لوگوں کے لیے مشترکہ نہیں کرتے
- ج) جی نہیں
- 5) آپ کی تنظیم میں کتنی ذیلی کمیٹیاں / کونسل موجود ہیں جو آپ کی تنظیم سے منسلک شعبوں / صنعتوں سے متعلق خصوصی مسائل پر توجہ دیتی ہیں؟ (کسی ایک پر نشان لگائیں)
- الف) کوئی نہیں ہے
- ب) 1 سے 3
- ج) 3 سے 5
- د) 5 سے 7
- ه) 7 سے زائد

⁸³ اس سوالنامے کی تیاری کے لیے تجارتی تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ ابتدائی گفتگو کی گئی، نیز درج ذیل تحقیقی مواد اور دستاویزات کا جائزہ لیا گیا:

R. Strohmeier, M. Pilgrim, F. Luetticken, R. Meier, H.G. Waesch, and I. Arias (2005). *Building the Capacity of Business Membership Organizations: Guiding Principles for Project Managers*. A Handbook by Small and Medium Enterprise Department, World Bank. Washington D.C.: World Bank; OECD (2018). "How can Private Sector Organisations Contribute to Economic Resilience in Fragile and Conflict-Affected Contexts in The Middle East and North Africa?". Background note for the MENA-OECD Economic Resilience Task Force. Paris: OECD; R. Doner and B.R. Schneider (2000). "Business Associations and Economic Development: Why Some Associations Contribute More Than Others." *Business and Politics*, Vol. 2, No. 3; L. E. McCormick (2000). An Analysis of the Economic Development Role of Business Associations and Other Intermediary Organizations Serving Appalachian Industries. Volume 1 of Report submitted to the Appalachian Regional Commission. Washington D.C.: Appalachian Regional Commission.

پیر و کاری اور بیرونی تعلقات

6) کیا آپ کی تنظیم نے مختلف حکومتی وزارتوں اور محکموں کے ساتھ مشترکہ مشاورتی بورڈ بنائے ہیں؟ (کسی ایک پر نشان لگائیں)

الف) جی ہاں ب) جی نہیں

7) کیا آپ کے سیکٹر کا کوئی مشترکہ مشاورتی بورڈ ہے جو بالائی (upstream) اور ذریعہ (downstream) کاروباری اداروں کی نمائندہ تمام تنظیموں کے لیے ہو؟ (نوٹ: یہ سوال تنظیم کے لیے ہے، جیسبزز کے لیے نہیں) (کسی ایک پر نشان لگائیں)

الف) جی ہاں ب) جی نہیں

8) آپ کی تنظیم کن کن طریقوں سے حکومت کی اقتصادی، شعبہ جاتی اور دیگر متعلقہ پالیسیوں کی سمت پر اثر انداز ہوتی ہے؟ براہ کرم یہ بھی بتائیے کہ ایک سال میں اوسطاً کتنی بار یہ طریقے استعمال کیے گئے۔ (جو متعلقہ ہیں صرف ان پر نشان لگائیں)

طریقے	
گذشتہ 3 سال میں ذیل سے کتنے طریقے کتنی بار استعمال کیے گئے	الف) پریس ریلیز <input type="checkbox"/>
	ب) وزیروں / سکرٹریوں کو خطوط <input type="checkbox"/>
	ج) ویب سائٹ پر موجودگی <input type="checkbox"/>
	د) سوشل میڈیا پر موجودگی (لنکڈ ان، ٹویٹر وغیرہ) <input type="checkbox"/>
	ه) میڈیا کے ساتھ براہ راست روابط (اخباری کالم، ٹی وی چینلوں کو انٹرویو، پریس کانفرنس وغیرہ) <input type="checkbox"/>
	و) پالیسی بریف (مثال کے طور پر اہم مسائل / ان کے حل پر ایک یا دو صفحات کا خلاصہ) <input type="checkbox"/>
	ز) تحقیقی مقالے (تفصیلی مطالعے) <input type="checkbox"/>
	ح) کانفرنسیں <input type="checkbox"/>
	ط) سیمینار اور گول میز اجلاس <input type="checkbox"/>
	ی) پیر و کاری کے لیے دورے: ارکان کی وزرا سے ملاقاتیں <input type="checkbox"/>
ک) پیر و کاری کے لیے دورے: ارکان کی بیوروکریٹس سے ملاقاتیں <input type="checkbox"/>	

9) کیا حکومت نے کوئی سرکاری فریضہ آپ کے سپرد کیا (یا اس کی انجام دہی کے لیے آپ سے اشتراک کیا)؟

الف) جی ہاں، عارضی بنیاد پر ب) جی ہاں، مستقل بنیاد پر ج) جی نہیں

اگر ہاں تو درج ذیل میں سے کون سے فریضے (جو متعلقہ ہیں صرف ان پر نشان لگائیں)

- الف) برآمدی کوٹے کی تقسیم
- ب) سیس، اور / یا کسی اور قسم کے سرکاری ٹیکسوں یا چارجز کی وصولی
- ج) کوالٹی کے معیارات کی پابندی یقینی بنانے میں معاونت
- د) لیبر قوانین کی نگرانی میں معاونت
- ه) دیگر

خدمات

10) آپ کی تنظیم درج ذیل میں سے کون سی خدمات فراہم کرتی ہے؟ (تمام متعلقہ پر نشان لگائیں)

- الف) ویزا کی سہولت
- ب) سرٹیفکیٹ آف اورینٹیشن
- ج) ہیلسپ ڈیسک (مثال کے طور پر موجودہ / ممکنہ فنڈ ارکان کو معلومات اور مدد کی فراہمی)
- د) بین الاقوامی ہمسر ملکوں کے تبادلاتی دورے

11) کیا آپ کی تنظیم درج ذیل میں سے کسی معاملے میں اپنے ارکان کے لیے وسائل جمع کرنے کی پیشکش کرتی ہے؟ (صرف متعلقہ پر نشان لگائیں)

- الف) ٹیسٹنگ لیبارٹری
- ب) نئی برآمدی منڈیوں اور نئی مصنوعات کی تلاش کے لیے تحقیق
- ج) خام مال کی مشترکہ خریداری (مشاورتی/کانٹری ٹیم کے لیے)
- د) لیبر کی تربیت
- ه) ٹیکنالوجی اپنانا

12) کیا آپ کی تنظیم میں صلح صفائی / ٹائلی کا کوئی مرکز قائم ہے؟

ہاں	نہیں	آگرہاں، تو
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	اب تک حل کیے گئے کیسوں / تنازعات کی مجموعی تعداد
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	ٹائلی کا مرکز
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	صلح صفائی کا مرکز

13) آپ کاروبار کی نیٹ ورکنگ کی درج ذیل میں سے کون سی تقریبات منعقد کرتے ہیں؟ براہ کرم تقریب کا تعداد بھی بتائیے۔

تقریب	تعداد	آگرہاں، تو تعداد کیا ہے (تمام متعلقہ پر نشان لگائیں)
الف) کانفرنسیں	<input type="checkbox"/>	ایڈہاک <input type="checkbox"/> ماہانہ <input type="checkbox"/> سہ ماہی <input type="checkbox"/> ششماہی <input type="checkbox"/> سالانہ <input type="checkbox"/>
ب) سیمینار	<input type="checkbox"/>	ایڈہاک <input type="checkbox"/> ماہانہ <input type="checkbox"/> سہ ماہی <input type="checkbox"/> ششماہی <input type="checkbox"/> سالانہ <input type="checkbox"/>
ج) تجارتی میلے اور نمائشیں	<input type="checkbox"/>	ایڈہاک <input type="checkbox"/> ماہانہ <input type="checkbox"/> سہ ماہی <input type="checkbox"/> ششماہی <input type="checkbox"/> سالانہ <input type="checkbox"/>
د) رابطہ سازی کی سہولت (مشترکہ کاروباری مفادات رکھنے والی کمپنیوں کو ملانا، تکمیلی خدمات، مہارتیں، ٹیکنالوجی وغیرہ)	<input type="checkbox"/>	ایڈہاک <input type="checkbox"/> ماہانہ <input type="checkbox"/> سہ ماہی <input type="checkbox"/> ششماہی <input type="checkbox"/> سالانہ <input type="checkbox"/>

14) آپ کی تنظیم درج ذیل میں سے کون سی رپورٹیں اور تحقیقی سرگرمیاں شائع کرتی یا منعقد کرتی ہے؟

تحقیقی سرگرمیاں	تعداد	آگرہاں، تو تعداد کیا ہے (تمام متعلقہ پر نشان لگائیں)
الف) شعبہ جاتی اعداد و شمار (مثال کے طور پر سبیلز، متعلقہ صنعت کے روزگار کا ڈینا)	<input type="checkbox"/>	ایڈہاک <input type="checkbox"/> ماہانہ <input type="checkbox"/> سہ ماہی <input type="checkbox"/> ششماہی <input type="checkbox"/> سالانہ <input type="checkbox"/>

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2021-22ء

<input type="checkbox"/>	ایڈہاک	ماہانہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	ب) مارکیٹ کی اندرونی معلومات (مثال کے طور پر مارکیٹ کا حجم ، طلب / رسد کے محرکات کا تجزیہ)
<input type="checkbox"/>	ایڈہاک	ماہانہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	ج) اقتصادی رجحانات اور چیلنجوں پر رپورٹیں
<input type="checkbox"/>	ایڈہاک	ماہانہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	د) سروے اور رائے عامہ کے جائزے (مثال کے طور پر روزگار کی صورتِ حال ، شرح سود وغیرہ پر)
<input type="checkbox"/>	ایڈہاک	ماہانہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	ه) تجارت اور سرمایہ کاری پر رپورٹیں (نئی ممکنہ مارکیٹوں پر تحقیق ، ضوابطی قوانین اور نئی مارکیٹوں کے تصدیقی تقاضوں کے بارے میں معلومات)
<input type="checkbox"/>	ایڈہاک	ماہانہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	و) ٹھوس (روڈ ، ریل وغیرہ) اور نرم (تعلیم ، صحت کا نظام وغیرہ) انفراسٹرکچر کا تجزیہ
<input type="checkbox"/>	ایڈہاک	ماہانہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	ز) اعلیٰ تعلیمی اداروں کے اشتراک سے تحقیق (مثال کے طور پر پروڈکٹ کی تحقیق و ترقی یا مارکیٹ ریسرچ)
<input type="checkbox"/>	ایڈہاک	ماہانہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	ح) بیرونی تحقیقی اداروں کے اشتراک سے تحقیق (مثلاً کے پی ایم جی ، اے سی نیلسن وغیرہ)
<input type="checkbox"/>	ایڈہاک	ماہانہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	ط) متعلقہ صنعتوں کے لیے شعبہ جاتی ترویجی منصوبہ بندی کرنا (مارکیٹوں میں آئندہ تبدیلیوں ، ٹیکنالوجی ، مزدوروں کی ضروریات ، اور صارف / مصنوعات کے رجحانات کے لیے منصوبہ بنانا)
<input type="checkbox"/>	جی ہاں					ی) سالانہ شعبہ جاتی رپورٹیں
<input type="checkbox"/>	جی ہاں					ک) یومیہ بریف